بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO F-GDP-5

جلد ۳۷ شمارہ ۳۵

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ ”
ممالک غیر
بذریعہ بحری ڈاک ۲۰۰ ”
فی پرچہ ۱/- ایک روپیہ

ہفت روزہ بدر تبلیغی قادیان

The Weekly "BADR" Qadian 143516.

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

۱۸ محرم ۱۴۰۹ ہجری | یکم تبوک ۱۳۶۷ ہش | یکم ستمبر ۱۹۸۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ ظہور (اگست) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ

احباب کرام التزام کے ساتھ پیشہ دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و کاملہ درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ ہنوز سفر پر ہیں۔ خیریت کی اطلاع ملی ہے۔ بخیریت مراجعت کے لئے درخواست دعا ہے۔

★ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام و احباب جماعت سب بخیر و عافیت ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

مُناظرۂ کُکنور
مابین جماعت احمدیہ و اہل سنت والجماعت

از قلم مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش

دنیا جب گمراہی میں بہہ رہی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اپنی مخلوق پر رحم کرنے کے لئے ہادی اور مرسل مبعوث فرماتا ہے۔ خدائی سنت کے عین مطابق اس زمانے میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت قادیان کی سرزمین میں ہوئی اور مخالفین نے جیسا کہ ابتدائے آفرینش سے ہوتا چلا آیا ہے شدید مخالفت شروع کردی لیکن حق کی آواز کو منہ کی پھونکوں سے کون بجھا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ طوفانوں کو چیرتے ہوئے ساحل عافیت کی طرف بڑھتی چلی جارہی ہے علاقہ آندھرا میں جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی کو برداشت نہ کرتے ہوئے علماء نے مختلف حربے استعمال کئے لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید سے وہ سب حربے چکنا چور ہو گئے الحمدللہ۔

چنانچہ مورخہ ۲۹ جون ۸۸ء رات کے وقت مقام ککنور ضلع کھمم جہاں چند گھر نومبایعین کے ہیں وہاں باہر سے دو مبلغ مکرم مولوی غلام احمد صاحب قادر و مکرم رفیق احمد صاحب ظاہر کو مخالف علماء نے سوچے سمجھے منصوبہ کے مطابق ایک مقام پر بلا کر انہیں ہراساں کرکے ۵ روپے کے اسٹامپ پیپر پر تحریر لکھوا لیا کہ یکم اگست ۸۸ء ہم اپنے علماء کو بلا کر لائیں گے جو قرآن و حدیث سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت ثابت کریں گے ورنہ ہم جھوٹے اور احمدیت کو چھوڑ دیں گے وغیرہ یہ لکھنے کے بعد رات کے ۲ بجے چھوڑا۔ یہ اطلاع ملنے کے بعد فوری طور پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش مقامی خدام کے ہمراہ دورے پر روانہ ہوئے تاکہ ضروری کارروائی اور احمدیوں کے تحفظ وغیرہ اور مناظرے سے متعلق امور سرانجام دیئے جا سکیں اور ان علاقوں کے احمدیوں سے یہ علم ہوا کہ مخالفین ہر گاؤں میں پہنچ کر مسلمانوں کو اُکسا رہے ہیں کہ یکم اگست کو ککنور پہنچ کر قادیانیوں کی ہڈیاں توڑی جائیں گی وغیرہ۔

اس صورت حالات کے بعد جماعت احمدیہ حیدرآباد نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ و ناظر اعلیٰ قادیان سے راہنمائی حاصل کی۔ مورخہ ۱۳ جولائی ۸۸ء کو خاکسار نے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس اور مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کے ہمراہ ۲۰ خدام کو ککنور بھجوانے کا انتظام کیا۔ پانچ جیپ کاروں کو تیار کیا۔ ضروری ہدایات دیں اور پُرسوز دعاؤں کے ساتھ روانہ کیا۔ نیز حضور پُرنور کی خدمت اقدس میں ان حالات کا ذکر کرکے دعا کی عاجزانہ درخواست کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فتح نصیب فرمائے۔ یہ وفد ۳ بجے بعد دوپہر روانہ ہوا اور رات گیارہ بجے کھمم پہنچا وہاں اس وفد نے پورے حالات کا جائزہ لیا کہ اضلاع سے کافی غیر احمدی مقام مناظرہ پر پہنچ رہے ہیں بلکہ اشتعال انگیز پوسٹر بھی مخالفین نے لگائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مخالفین نے اڑیسہ سے پیشہ ور مناظر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب صوفی گڑھادی کو مدعو کیا ہے۔ ایک دفعہ خدام کا مکرم قائد صاحب اور مکرم محمد ضیاء الدین صاحب کی زیر قیادت انچارج مبلغ نے کھمم میں ٹھہرا کر پولیس کا انتظام کروانے کے لئے مقرر کردیا اور خود چار جیپ کاروں اور ۲۲ خدام کے ہمراہ آگے بڑھے اور تحصیل ہیڈکوارٹر میں بھی افسران بالا سے ملاقات کرتے ہوئے منزل کی طرف بڑھے اشوراؤپیٹ میں تین گھنٹے خدام نے گاڑیوں میں رات کو آرام کیا اور صبح ہوتے ہی قافلہ ککنور کی طرف روانہ ہوا شدید بارش کا سامنا تھا اور ککنور کا گاؤں دریائے گوداوری کے بالکل کنارے پر واقع ہے اس دریا میں سیلاب آیا ہوا تھا بلکہ گورنمنٹ نے پورے علاقہ نے سیلاب کے ڈر سے لوگوں کو خالی کروا دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے کے لئے اس گاؤں کو سیلاب سے محفوظ رکھا بلکہ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جوں جوں قافلہ اس گاؤں کے قریب ہو رہا تھا دریا کا پانی گھٹ رہا تھا۔ الحمدللہ۔

جونہی قافلہ ککنور پہنچا آندھرا کے مبلغین و مخلصین نے جو خصوصی وفد کے منتظر تھے اور خاص طور پر اس مقام پر ایک بہت مخلص گھرانہ جو مکرم عبدالنبی صاحب کا ہے سب نے اکٹھے ہو کر اسلامی نعروں سے ککنور کی فضاء کو گرما دیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اس طرح بھی شامل حال رہا کہ منڈل پریذیڈنٹ نے اس قافلہ کی رہائش کے لئے اپنا مکان خالی کردیا۔ وہاں ٹھہرنے اور کھانے وغیرہ کا انتظام کیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر خانہ جاری کیا گیا۔ یہاں سے ہم کلومیٹر دور سے نومبایعین کو بھی جیپ کار بھجوا کر اکٹھا کر لیا گیا۔ مخالفین کے چار علماء قبل از وقت جملہ امور سرانجام دینے کے لئے پولیس سٹیشن پہنچے ہوئے تھے چنانچہ مکرم حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش ایس آئی سے ملنے پولیس سٹیشن گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پولیس نے مکرم انچارج صاحب کی بہت عزت افزائی کی اور بیٹھنے کے لئے کرسی دی جبکہ مخالف علماء پولیس سٹیشن میں کھڑے رہے وہاں پر انچارج

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

مبلغ صاحب نے اُن علماء کو مخاطب ہو کر کہا کہ مناظرہ کرنے کا یہ طریق نہیں کہ ہمارے مبلغین کو رات کے دو بجے تک گھیر کر معاہدہ لکھوا لیں کہ مناظرہ ہوگا یہ طریق بالکل غلط ہے اور پھر گاؤں گاؤں پہنچ کر آپ لوگوں نے یہ تبلیغ کی ہے کہ یکم تاریخ کو اکٹھے ہو کر احمدیوں کو ماریں گے یہ اشتعال پیدا کرنے والی بات ہے جس پر وہ علماء نے کہا کہ آپ کی جماعت کی طرف سے ۲۰ ہزار روپے کا جو چیلنج شائع کیا گیا ہے وہ اشتعال دلانے کا موجب بڑا ہے مکرم حمید الدین صاحب شمس نے پولیس کو مخاطب ہو کر کہا یہ چیلنج تو آج کا نہیں ہے یہ تو حضرت بانی جماعت احمدیہ نے نوّے سال قبل پیش فرمایا ہے۔

علماء کو مخاطب ہو کر کہا آج اگر آپ ایک حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات سے متعلق پیش کر دیں کہ آسمان پر زندہ ہیں تو ہم پولیس اسٹیشن میں اپنے جھوٹے ہونے کا اعلان کر دیں گے لیکن یہ علماء پریشان ہو گئے اور کچھ جواب نہ دے سکے۔ ساری رات یکم اگست کی صبح تک مناظرہ کا انتظار کرتے ہوئے گلکونڈہ میں گذارا۔ اور آخر شام چھ بجے مخالفین کے وفود مولانا محمد اسماعیل صاحب سونگڑوی کی سرکردگی میں پہنچے اور پیغام بھجوایا کہ رات کو آٹھ بجے مناظرہ ہوگا۔ ہم نے پیغام بھجوا دیا کہ ایک تو بجلی نہیں ہے دوسرا بارش بھی شدید ہے اور رات کے وقت مباحثہ نہیں بلکہ صبح اولین ساعتوں میں ہم مناظرہ کیلئے آ جائیں گے صبح ساڑھے نو بجے کے لیں۔ آئی کی صدارت میں بمقام اسکول گلکونڈہ مناظرہ شروع ہوا۔ طریق یہ رہا کہ دس دس منٹ کی تقاریر فریقین کی طرف سے ہوتی چلی جائیں۔

خلاصہ روئیداد مناظرہ

اہل سنت والجماعت کے مناظر مولانا اسماعیل صاحب سونگڑوی نے ۵ منٹ تقریر کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ ایک نیا دار الاسلام ہے اور نیا مذہب ہے اور یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ مرزا صاحب کو آخری نبی مانتے ہیں اور مرزا صاحب کو خدا مانتے ہیں۔

مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے دس منٹ تقریر کی اور تفصیل سے جوابات دیئے اور کہا کہ باوجود اتنی عمر کے مجھے حیرت ہے کہ مولانا محمد اسماعیل صاحب نے صریحاً کذب بیانی سے کام لیا ہے اور ان کے الزامات میں کوئی حقیقت نہیں۔ جماعت احمدیہ کوئی نیا مذہب نہیں۔ بلکہ اسلام ہمارا مذہب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم آخری نبی اور خاتم النبیین یقین کرتے ہیں بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو یہاں تک فرمایا کہ جس یقین سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں اُس کا ہزارواں حصہ بھی ہمارے مخالفین تسلیم نہیں کرتے حضرت مرزا صاحب نے کہیں بھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ ایک خواب کا ذکر ہے اور خواب کو حقیقت پر منطبق کرنا جبکہ خواب دیکھنے والے نے کبھی ایسا نہ کہا ہو۔ یہ ہمارے مد مقابل مغالطہ دے رہے ہیں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی بھی خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور مزید تفصیل سے عقائد کو بیان کیا

مولانا محمد اسماعیل صاحب اُٹھے اور کہا کہ انکی جماعت کا کلمہ اور ہے قرآن بھی اور ہے وہ میرے پاس موجود ہے۔ اور بتایا کہ یہ ہے وحی مقدس جسکو یہ قرآن مانتے ہیں اور فارسی کے اشعار پڑھے۔ جس میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میرا کلام مجید ہے وغیرہ۔

مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے جواب دیا کہ ہمارا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اور ہم پر یہ الزام غلط ہے کہ ہمارا کلمہ دوسرا ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ ہم تذکرہ کو قرآن مجید مانتے ہیں۔ باقی مولانا نے جو فارسی شعر کو پیش کیا ہے اُس میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ میرا کلام قرآن مجید ہے۔ بلکہ کلام مجید خدائے بزرگ و برتر کا کلام ہے اور جو تشریح اور ترجمہ ہم نے کیا ہے اُس کے خلاف ترجمہ یا تشریح کرنے کا آپ کو حق نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کے یہ معنی کیئے ہیں کہ خدا کے منہ کی باتیں اور ان کے مثالیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اور خود مرزا صاحب نے کہیں بھی ایسی تشریح اور ترجمہ نہیں کیا ہے بلکہ قرآن کریم کو ایک اعلیٰ اور ارفع کتاب تسلیم فرمایا ہے۔

آپ کے بعد مجلس علمیہ حیدر آباد کے ایک عالم صدر جلسہ کی اجازت سے مولانا محمد اسماعیل صاحب کی معاونت کیلئے اُٹھے اور مختلف الزامات دار دیئے مرزا صاحب کا دعویٰ خدائی ایسا دعویٰ تو آج تک کسی نے نہ کیا

مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے اُن کے سوالات کا تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا کہ پہلے اس کا جواب دیا جا چکا ہے کہ یہ ایک خواب تھا۔ لیکن آپ کی تسلی کیلئے بیان کر دوں کہ فضائل نوافل بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے میں ایسے شخص کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اب مولانا بتائیں تو سہی کہ وہ انسان کیا ہو جاتا ہے۔ یہ خواب نہیں عالم بیداری کی کیفیت بیان ہوئی ہے۔ جو ایگریمنٹ زبردستی ہمارے مبلغین سے لکھوایا گیا تھا کہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت کو ثابت کیا جائے گا۔ اس طرف آیئے اور ہم اس معاہدہ کے احترام میں ایک ٹریکٹ تیلگو زبان میں شائع کروا کر ساتھ لائے ہیں جس میں امام مہدی علیہ السلام کی صداقت از روئے قرآن مجید و احادیث ثابت کی گئی ہے کہ کس مقام پر ظہور امام مہدی ہوگا۔ کس ملک میں آئیگے کس نام سے آئینگے۔ اور اُس کی جماعت کا کیا نام ہوگا۔ اور اُس کیلئے تائیدی نشانات کیا ہونگے۔ اور وہ ٹریکٹ حاضرین کو دکھا کر مد مقابل مولانا اسماعیل کی طرف بڑھایا۔ لیکن انہوں نے ٹریکٹ لینے سے انکار کر دیا اور بہت سیخ پا ہو کر مولانا اسماعیل صاحب کہنے لگے کہ شمس صاحب ابھی آپ بچے ہیں شمس صاحب نے اُسی وقت کہا کہ یہ تو آپ کو پتہ لگ جائیگا مولانا اسماعیل صاحب نے کہا کہ میں نے مفتی محمد صادق صاحب سے لیکر مولانا سلیم صاحب تک مناظرے کئے ہیں۔ مولانا شمس نے کہا یہ ہمیں تسلیم ہے آپ ان علاقہ جات میں منہ کی کھاتے رہے ہیں اور آج میں آپ کو تنگ گرفت میں لے چکا ہوں اصل موضوع کی طرف آیئے۔

مجلس علمیہ کے ایک اور عالم مولانا اسماعیل صاحب کی معاونت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور کچھ الزامات کرتے ہوئے معاہدے کی تحریر کو پڑھ کر سنانے لگے۔ ازاں بعد مولانا شمس صاحب نے دس منٹ تقریر کی کہ ہم تو معاہدے کی پابندی کرتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث کو پیش کر کے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کو پیش کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارا مد مقابل نہ تو اسوقت تک ایک آیت اور نہ ہی ایک حدیث پیش کر سکا ہے اور عوام کی توجہ کو ادھر اُدھر منتقل کر رہے ہیں اور شمس صاحب نے کہا کہ میں تو خود مولانا کے گاؤں جا کر وہاں تقریر کر کے آیا ہوں۔ اور سامعین حیران ہونگے کہ مولانا اسماعیل صاحب کے کئی افراد خاندان احمدیت کو خدا تعالیٰ کے فضل سے قبول کر چکے ہیں یہ اپنے خاندان کو سنبھالیں۔ گلکونڈہ میں کیا لینے آئے ہیں۔ یہاں کی اتنی فکر کیوں جس پر وہی مولانا اسماعیل صاحب فرمانے لگے کہ میرے خاندان کی بات کیوں کرتے ہیں۔ جس پر شمس صاحب نے کہا اسی کو مناظرہ کہتے ہیں

مولانا اس پر کافی جھنجھلائے اور پریشانی کے عالم میں اسٹیج کے پیچھے والے کمرہ میں جا کر بیٹھوں کے کش لینے گئے۔ اور سر پر باندھا ہوا پٹکا بھی اُتار دیا۔ اور دونوں پیر کرسی پر رکھ کر بیٹھ گئے۔ بعدہ مولانا اسماعیل صاحب نے جب دیکھا کہ کوئی پیش نہیں چل رہی تو کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ اگر شمس صاحب آپ میں ہمت ہے تو مرزا صاحب کی فہرست کتب ابھی لکھ کر دے دو اور میں آکاش دانی کرتا ہوں کہ یہ فہرست لکھ کر نہیں دے سکتے اور دو منٹ کی تقریر کے بعد بیٹھ گئے۔

مولانا حمید الدین صاحب شمس نے دس منٹ تقریر کی اور کہا کہ معاہدہ میں کہیں یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ مرزا صاحب کی کتب کی فہرست جب تک شمس لکھ کر نہیں دے گا۔ اُس وقت تک مناظرہ نہیں ہوگا۔ یہ سب مناظرانہ چالیں ہیں نفس مضمون کی طرف آیئے اور موصوف نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر دلائل دیئے۔ کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں حضرت مرزا صاحب کے حق میں پوری ہوئیں۔ ۱۴۰۰ سال قبل آپ نے فرمایا کہ آنے والا مہدی کاسر صلیب ہوگا۔ حضرت مرزا صاحب نے کاسر صلیب ہونے کی حیثیت سے وفات مسیح کو قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کیا۔ سامعین کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ۹ھ کو نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد مسجد نبوی میں اترا انہیں اسلام کی دعوت دی۔

حضور نے عیسائیوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہو۔ عیسائی کہنے لگے یہ مسیح خدا کا بیٹا نہیں تو اُس کے باپ کا نام بتا دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں علم نہیں کہ ہر بیٹا اپنے باپ کا مشابہ ہوتا انہوں نے عرض کیا یقیناً ایسے حضور نے فرمایا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَبَّنَا حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَاَنَّ عِیْسٰی اَتٰی عَلَیْهِ الْفَنَاءُ (اسباب النزول ص۵۳) یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے کبھی نہیں مرتا مگر عیسیٰ وفات پا چکے ہیں

باقی آئندہ

خطبہ جمعہ

بہت سے مولوی صاحبان مباہلہ کے جواب میں اشتہار بازی کر رہے ہیں اور بعض اخباروں میں بھی اعلان کر رہے ہیں

مباہلہ تو ایسے وقت کیا جاتا ہے جب تحقیق کا وقت نہ رہا ہو اور فریق ثانی کے ظلم سے تنگ آکر خدا کے دربار کی طرف رجوع کیا جائے

مناظرے زمین کے فیصلوں کی بات ہے اور مباہلے آسمان کے فیصلوں کی بات ہے وہ اس فرق کو نہیں جانتے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ وفا ۱۳۶۷ ہش مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبدالحمید صاحب غازی ۱۶ گرسین ہال روڈ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:-

جلسہ سالانہ جس کا سال بھر انتظار رہتا ہے اور ایک لمبے عرصے سے اس کی تیاریاں ہو رہی ہوتی ہیں، جب آتا ہے تو آناً فاناً گذر جاتا ہے اور پتہ بھی نہیں لگتا کہ وہ چند دن جن کے لئے سارا سال انتظار کیا، تیاریاں ہوئیں، راہ دیکھی، وہ کیسے تیزی کے ساتھ نکل گئے۔ لیکن اس کی یادیں، اس کی برکتیں باقی رہ جاتی ہیں اور لمبا عرصہ تک، ان لوگوں کو جو اس جلسے میں شامل ہوتے ہیں، اس کی لذت، وہ روحانی تجارب یاد رہتے ہیں جو کہ اس جلسے کے ایام ہیں۔ بعض دفعہ خاص لمحے آیا کرتے ہیں۔ کئی ایسی دعاؤں کی توفیق ملتی ہے جن کے متعلق دعا کرنے والا محسوس کرتا ہے کہ مقبول ہو گئی ہیں۔ کئی ایسی کمزوریوں کی طرف توجہ بٹتی ہے جن کی طرف پہلے دھیان نہیں گیا ہوا ہوتا۔ اور انسان انہیں دور کرنے کا عزم لے کر اس جلسے سے واپس لوٹتا ہے۔

غرضیکہ بہت سی برکتیں ہیں جو ان چند دنوں میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ لیکن چند دنوں کے لئے نہیں رہتیں بلکہ لمبا عرصہ تک ساتھ چلتی ہیں۔ پھر ایسی بھی برکتیں ہیں جو آگے اولاد کے لئے باقی رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی جلسے میں بعض دوستوں نے بڑے الحاح کے ساتھ اس مضمون کے دعا کے خط لکھے کہ دعا کریں کہ

اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو نمازوں پر قائم فرمائے

اور مدتوں، نسلوں تک یہ سلسلہ جاری رہے۔ ہم نے فیصلے کئے ہیں کہ ہم پوری کوشش کریں گے۔ مگر جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد نہ آئے اس وقت تک انسان کے ارادوں کی کوئی قیمت نہیں ہوا کرتی۔

تو ایسی برکتیں بھی ہیں جو جلسے میں ملتی ہیں لیکن چند دن باقی نہیں رہا کرتیں بلکہ زندگی بھر ساتھ دیتی ہیں اور زندگی کے بعد بھی ساتھ دیتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو الٰہی منشاء کے مطابق یہ جلسے کا نظام جاری فرمایا اور اس جلسے کے بابرکت ہونے کے لئے بہت ہی دعائیں کیں اور اس دن سے آج تک ہم بحیثیت جماعت یہ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ جلسہ سالانہ جس میں تمام احمدی محض للہ سفر کرتے ہیں، یا ان مسافروں کا انتظار کرتے ہیں، خواہ وہ مقیم ہوں جو مہمانوں کی راہ دیکھ رہے ہوں یا مہمان ہوں جو دور دور سے رخت سفر باندھ کے آئے ہوں۔ دونوں اپنے اپنے رنگ میں، اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ، اس جلسے سے برکتیں پاتے ہیں۔

اس جلسے پر خصوصیت کے ساتھ، صد سالہ جوبلی کے پروگرام پر بھی غور ہوتے اور جلسے کے معاً بعد، قائم مقام یا ایڈیشنل صدر صد سالہ جوبلی پلاننگ (PLANNING) کی ایک بہت ہی دلچسپ اور پر لطف اور مفید مجلس، ان نمائندگان کے ساتھ ہوئی جس میں کئی گھنٹے تک، سب نے مل کر اپنے اپنے ملک کے مختصر حالات بھی پیش کئے۔ کچھ نئی تجاویز بھی پیش کیں۔ پرانی تجاویز پہ غور و خوض ہوا۔ پس

یہ زائد چیز ہے

جو اس دفعہ اس جلسے میں پیدا ہوئی۔ اور اس کی طرف میں خصوصیت سے آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

صد سالہ جوبلی کے تشکر کا سال، جوبلی کا لفظ تو یونہی محاورۃً ساتھ لگا ہوا ہے،

دراصل تو صرف صد سالہ تشکر

کہنا چاہیئے۔ آنے میں اب سال سے تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ غالباً

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررز ۱/۷ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون 27-0441
گرام "GLOBEXPORT"

نو، دس مہینے کا عرصہ باقی ہے۔ اس ضمن میں بہت سے منصوبے ہیں جو تکمیل کو پہنچ گئے ہیں اور جن پر ایک مدت سے عملدرآمد بھی شروع ہے۔ لیکن بہت سے ایسے منصوبے بھی ہیں جن پر ابھی عملدرآمد شروع نہیں ہوا۔ بہت سے ایسے کام ہیں جو جماعتوں میں کرنے والے ہیں۔ اُن میں سے کچھ تو بعض جماعتوں نے شروع کئے۔ کچھ ابھی تک شروع نہیں ہوئے کیونکہ مجھے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہاں تک منصوبوں پر عملدرآمد میں روپے پیسے کی ضرورت ہے، اُس کا بجٹ مرکز سے منظور ہوتا ہے اور بہت سے ملکوں کی جماعتوں نے ابھی تک وہ بجٹ ہی نہیں بھجوائے۔ اس لئے جب اُن کے پاس ابھی خرچ کرنے کے لئے پیسے ہی نہیں ہیں تو منصوبے پر عمل کیسے ہو سکتا ہے؟ عمل کیسے ہوا ہوگا؟ اور وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ کیونکہ جو لوگ کام کا تجربہ رکھتے ہیں اُن کو پتہ ہے کہ کام وقت اور بہت محنت لیتے ہیں۔ اور خصوصیت سے اہم کام جس میں سب دنیا کے سامنے جماعت کی کارگذاری پیش کرنی ہے۔ اس میں جو احتیاطیں انسان کو برتنی چاہئیں، جن احتیاطوں سے کام لینا چاہیئے۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ کام کو ضرورت سے بہت زیادہ تیزی کے ساتھ نہ کیا جائے۔ بلکہ ہر کام کو سلیقے سے، سوچ کر کیا جائے اس کا پھر جائزہ لیا جائے اور پوری احتیاط کے ساتھ اس منصوبہ پر عمل درآمد ہو۔ اور احتیاط وقت طلب ہوا کرتی ہے۔

اس لئے مجھے یہ ڈر ہے کہ بعض جماعتوں میں اس پہلو سے سستی ہوئی ہے اور وہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور پاکستان میں بھی جس جس علاقے میں علاقائی تیاری ہونے والی ہے اُس میں بھی بہت کام پڑا ہوا ہے۔ چونکہ جماعت مخالفت کی وجہ سے، اور شدید ابتلاء کے دور میں سے گذرنے کی وجہ سے، اپنے دفاع میں اُلجھی رہی ہے اس لئے ایک تو یہ وجہ بھی ہے کہ یکسوئی حاصل نہیں ہوئی۔ دلجمعی کے ساتھ منصوبے کی طرف توجہ نہیں دے سکے۔ کچھ گومگو کی بھی کیفیت ہے۔ بے یقینی کی حالت ان معنوں میں کہ پاکستان کی جماعت میں بہت سے دوست ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ جلسہ کہاں ہوگا! چنانچہ کچھ تو انتظار کر رہے ہیں کہ حالات میں دفعۃً ایسی تبدیلی واقع ہو کہ ہمارا

صد سالہ تشکر کا جلسہ ربوہ میں ہو

اور کچھ ہیں جو حالات کے اندازے کر کے یہ سوچ رہے ہیں کہ ابھی تک کوئی ایسے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ اس لئے ممکن ہے ہمیں باہر جانا پڑے۔ چنانچہ کوئی باہر جانے کی تیاری میں بیٹھے ہیں۔ اور مقامی کاموں میں دلچسپیاں نہیں لے رہے۔ کچھ مقامی جلسے میں اس لئے دلچسپی نہیں لے رہے کہ ربوہ میں جلسہ ہوگا۔ اصل تو وہی جلسہ ہے ___ اور ___ ہمارے ملک کا نمائندہ جلسہ وہیں ہوگا اور وہیں ساری تیاریاں ہوں گی۔

حالانکہ میں نے دو سال پہلے ہی اس بات کو خوب اچھی طرح منتظمین پہ کھول دیا تھا کہ

ہم نے ہر امکان کو پیش نظر رکھ کر تیار رہنا ہے

جب ہم بڑے خلوص کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ اے خدا! ہمارا سب کچھ تیرا ہے۔ تیرے حضور حاضر ہیں۔ تیری رضا پہ راضی ہیں۔ تو جب رضا کا علم نہ ہو تو رضا جس طرح بھی ظاہر ہو سکتی ہو، اُس طرح تیار رہنا چاہیئے۔ خدا کی رضا کو اپنی رضا کے تابع نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آپ اپنی رضا کے ایک پہلو کو اختیار کر کے بیٹھ جائیں اور یہ انتظار کریں کہ خدا کی رضا اسی طرح ظاہر ہو تو پھر یہ دعویٰ کہ ہم تیری رضا پہ راضی ہیں، جھوٹا بن جاتا ہے۔ پھر تو دعویٰ یہ ہونا چاہیئے کہ اے خدا تو ہماری رضا پہ راضی ہو جا۔ یہ التجا تو کی جا سکتی ہے۔ مگر خدا پر زبردستی تو کوئی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے التجا یہی کریں کہ اے خدا!

جو ہماری رضا ہے، جس طرح ہم خوشیاں دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں ویسے دکھا دے۔ اور اپنی رضا اسی میں رکھ دے۔ لیکن تیاری کے لحاظ سے یہ تیاری رکھیں کہ ہم نہیں جانتے تو کس طرح اپنا فیصلہ جاری فرمائے گا لیکن حدِ امکان تک، ہم ہر طرح تیار رہنا چاہتے ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم میں جو رَابِطُوا کا حکم ہے اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ سرحدوں پر گھوڑے رکھو۔ سرحدیں ہر طرف پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ سرحدوں کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کس طرف سے حملہ ہوگا اور کس طرف سے اچانک آزمائش آئے گی۔ اس لئے مومن سرحدوں پر مستعد رہتا ہے۔ ہر امکان کے لئے، ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔

تو اگر دشمن کے انتظار میں ایسی چوکسی ہے تو خدا کی رضا کے انتظار میں تو اس سے بھی بہت زیادہ چوکسی ہونی چاہیئے۔ اس کی رضا، کب کہاں سے آئے۔ ہر وقت اس کے لئے تیار رہیں۔ اُن منتظر رہنے والیوں کی طرح نہ بنیں جو انتظار کی آخری گھڑیوں میں غافل ہو گئی تھیں اور جب خدا کی طرف سے نمائندہ آیا تو وہ اُس کا استقبال کرنے سے محروم رہ گئیں جس کے لئے وہ ساری رات جاگی تھیں۔

اس لئے جماعت پاکستان کو خصوصیت کے ساتھ اُن حالات کے پیش نظر جو وہاں باقی ملکوں سے الگ جاری ہیں، میں یہ کہوں گا کہ اپنے اپنے علاقوں میں صد سالہ جشن تشکر کے لئے تیار ہوں۔ اور احتیاطاً یہ تیاری بھی رکھیں کہ ربوہ میں بھی جشن ہوگا۔ ربوہ والے بھی تیار رہیں اور امکاناً یہ تیاری رکھیں کہ ہو سکتا ہے کہ صد سالہ جشن تشکر عالمی مرکز کے لحاظ سے ربوہ میں منایا جائے۔ لیکن اس پہلو سے بھی تیار رہیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔ اور اس صورت میں کیا کرنا چاہیئے اور جماعت کو کن کن امکانات کے لئے تیار رہنا چاہیئے، اس پر پہلے سے تفصیلی غور ہونا ضروری ہے۔

جہاں تک غور کا تعلق ہے مجھے یقین ہے کہ وہ ہو چکا ہوگا کیونکہ اس سلسلے میں، میں گذشتہ دو سال سے ہدایات دے رہا ہوں۔ لیکن جو عمل والا پہلو ہے اس کے لئے کچھ تیاریاں ہمیں کرنی ہیں اور اُن تیاریوں میں بھی دو قسم کے امکانات موجود ہیں۔ ایسا خرچ جو ٹالا جا سکتا ہو لیکن اتنا نہیں کہ پھر خرچ کا وقت نہ رہے۔ اس خرچ کو سردست ٹالنا چاہیئے۔ مثلاً جب مہمان آتے ہیں تو میزبان تیار ہوا کرتا ہے لیکن اگر پختہ پتہ نہ ہو کہ مہمان کب آئے گا تو ہر امکان کے وقت لوگ پورا کھانا تیار کر کے نہیں بیٹھتے۔ بلکہ احتیاطاً تیاری رکھتے ہیں کہ اگر آ گیا تو پھر فوراً تھوڑے سے عرصے میں جو خدمت ہو سکے گی کریں گے۔ اور کچھ ایسی چیزیں ہیں جو پہلے سے کرنی پڑتی ہیں خواہ مہمان آئے یا نہ آئے۔

تو اس پہلو سے تو جماعت کے لئے کچھ انتظار کا، کچھ احتیاط کا راستہ موجود ہے۔ لیکن اس طرح کے میزبان نہ بنیں جس طرح مجھے بسا اوقات آپ کی جماعتوں میں تجربہ ہوا ہے کہ جب تک مہمان پہنچ نہ جائے اس وقت تک مرغی نہیں پکڑی جاتی۔ چنانچہ ایسا ہوا ہے کہ ہم رات کے گیارہ بجے پہنچے ہیں۔ دوروں میں وقت کی پابندی تو نہیں ہوا کرتی۔ ایک گاؤں میں دیر ہو گئی کچھ اس سے اگلے گاؤں میں دیر ہو گئی۔ کچھ اس سے اگلے گاؤں میں دیر ہو گئی چنانچہ ایک گاؤں میں گیارہ بجے رات کو پہنچے ہیں۔ انہوں نے بٹھایا، حال احوال پوچھا۔ تھوڑی دیر کے بعد مرغیوں کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ چیخ چنگھاڑ! پتہ چل گیا کہ مرغیاں پکڑی جا رہی ہیں۔ پوچھا کہ یہ اس وقت کیا ہو گیا ہے۔ جواب ملا کہ جی آپ کو کھانا کھلانا ہے۔ کھانا پکانے کی تیاری کرنی ہے۔ تو وہ ذہنی طور پر تو تیار تھے لیکن وہ اسی طرح تیار تھے جس طرح ہمارا دیہاتی انداز ہے۔ ہمارے ملک کی بعض رسمیں ہیں۔ مجھے اُن سے ڈر لگ رہا ہے۔ جماعت کے اخلاص سے ڈر نہیں ہے۔ جماعت تو اللہ کے فضل سے مخلص اور عاشق جماعت ہے اور ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے لیکن ہر ملک کے حالات ہوتے ہیں۔ اُن کی رسمیں ہیں جو اثر انداز ہو جایا کرتی ہیں۔ پنجاب، سندھ، سرحد، سب کی اپنی اپنی رسمیں ہیں۔ اور

میں چاہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کی خاطر جو جشن منانا ہے، آپ کی رسمیں اس کے استقبال پر اثر انداز نہ ہوں۔ میں آپ کو اس پہلو سے متنبہ کر رہا ہوں ہر ملک کے حالات کے مطابق ہمیں روزانہ تجربہ ہوتا ہے۔ یہاں انگلستان یا یورپ میں کہیں، آپ موٹر چلاتے ہیں تو ہارن (HORN) دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ بلکہ ہارن اس وقت دیا جاتا ہے جب کسی دوسرے شخص کی بے عزتی کرنی ہو۔ اُسے یہ بتانا ہو کہ تم بہت ہی بدتمیز ڈرائیور ہو۔ اور تم نے یہ غلطی کی ہے۔ اس لئے میں یہ ہارن بجا رہا ہوں۔ ورنہ کہیں کسی ہارن کی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اور بعض ملکوں میں لوگ ہارن کے بغیر نہیں سنتے۔ ہٹتے ہی نہیں۔ لیکن اُن میں بھی فرق ہے۔ اگر آپ ہارن دیں تو سائیکل والا اپنا وقت لیتا ہے۔ اور گدّے والا اپنا وقت لیتا ہے۔ اور بھینس اپنا وقت لیتی ہے یا نہیں لیتی۔ تو بعض ملکوں میں ہر قسم کی مخلوقات موجود ہوتی ہیں۔ سائیکل ہیں۔ گدّے ہیں۔ بھینسیں ہیں۔ گدھے ہیں اور اُن کے لحاظ سے ایک ڈرائیور کو ہر احتیاط کرنی پڑتی ہے، ہر احتمال کے لئے تیار رہنا پڑتا ہے۔ تو یہ ملکی رسمیں ہیں۔ اس میں کسی کو متہم نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اِن رسموں کے خلاف جہاد ضروری ہے۔ ضروری ہے کہ قوم کو بیدار کیا جائے جھنجھوڑا جائے۔ اس لئے میں آپ کو، اپنے اس فرض کو ادا کرنے کی خاطر سمجھا رہا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے مگر اپنی رسموں کو اپنے اخلاص کو میلا کرنے کی توفیق نہ بخشیں۔ تیاری اس طرح کریں

جیسے مومن کی تیاری کا حق ہے

اور خوب مستعد ہو جائیں۔ وہ خرچ ضرور بچائیں جس کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ مگر وہ خرچ نہ بچائیں جس کے بچانے کے نتیجے میں مہمان کے لئے شکوہ پیدا ہونے کا موقعہ ہو۔ ان دو انتہاؤں کے درمیان رہ کر آپ تیاری کریں۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں اور دعائیں کریں۔

اس تیاری کے سلسلے میں مباہلے کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ تیاری کا ایک حصّہ ہے۔ میں نے بہت غور کیا ہے اور اپنے دل کو بہت ٹٹولا ہے۔ اس مباہلے کا خیال ہرگز میرے نفس سے از خود پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی تقدیر نے مجھے گھیر کر باقاعدہ ایسے رستے پر ڈال دیا جب اس خیال کے سوا اور خیال آ نہیں سکتا تھا۔ جہاں انسان ایک بات سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کس طرح اس نے مجھ سے خدسول کا سلسلہ شروع کروایا اور مباہلے والا درس عین اس وقت پیش آیا جبکہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ تھا۔ اور اس وقت میری توجہ بڑے زور سے اس طرف مبذول فرمائی گئی۔ اگر یہ نہ ہوا ہوتا تو یہ خیال میرے دماغ میں کبھی بھی نہیں آ سکتا تھا۔ خیال آتا بھی تو میں سمجھتا کہ یہ میرے نفس کا خیال ہے۔ اس لئے

میں اتنا اہم فیصلہ نہ کرتا

لیکن اس میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو سال کا انتخاب ہے وہ بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سال کا پچھلی صدی کا آخری سال ہونا یہ معنی خیز بات ہے۔ پھر جب اس سلسلے میں، میں نے دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازالۂ اوہام میں پیش فرمودہ تفصیل پڑھی تو بعینہٖ ان حالات پہ اس موسم پر صادق آتی نظر آئی۔ تو یہ ساری انگلیاں بتا رہی ہیں، جو ایک ہی طرف اٹھ رہی ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر تھی۔ اس لئے اگلی صدی کی تیاری میں مباہلے کو بھی ایک بہت بڑا کردار ادا کرنا ہے۔ اور وہ

آپ ابتہال کے ذریعے ادا کر سکتے ہیں

بہت سے مولوی صاحبان جو مباہلے کے جواب میں اشتہار بازی کر رہے ہیں اور بعض اخباروں میں بھی اعلان کروا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کو کوئی علم نہیں کہ مباہلہ کیا چیز ہے! مباہلہ تو ایسے وقت کیا جاتا ہے جب گفتگوں کا وقت نہ رہا ہو۔ اور فریق ثانی کے ظلم سے تنگ آ کر خدا کے دربار کی طرف رجوع کیا جائے۔ وہ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ وہ سمجھتے ہیں یہ بھی مناظرے کی ایک قسم ہے۔ چنانچہ مناظرے میں جس طرح پہلے وہ دجل اور فریب سے کام لیتے تھے۔ اور دھوکے دیتے تھے اور جھوٹ پر جھوٹ بولتے تھے وہ سمجھتے ہیں کہ اب بھی جھوٹ بول کر، دھوکہ اور فریب دے کر وہ اسے بازی جیت جائیں گے۔ حالانکہ وہاں عوام الناس کی عدالت میں فیصلے ہوا کرتے تھے۔ مناظرے اور مباہلے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مناظرے زمین کے فیصلوں کی بات ہے اور مباہلے آسمان کے فیصلوں کی بات ہے۔ وہ اس فرق کو نہیں جانتے چونکہ خود زمینی فطرت رکھتے ہیں اس لئے دوبارہ بات کو زمین کی طرف گھسیٹ رہے ہیں اور بے خوفی دکھا رہے ہیں۔ چنانچہ بعض جواب دینے والوں نے پھر وہی گند اچھالا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر، جماعت پر۔ ہر قسم کے گند اچھال کر وہ سمجھتے ہیں کہ عوام الناس پر یہ ثابت کر دیں گے کہ ہم غالب ہیں اور ہمیں کوئی خوف نہیں ہے۔ حالانکہ عوام الناس کی تو بحث ہی نہیں ہو رہی۔ وہ تو تماشائی ہیں۔

فیصلہ تو خدا نے کرنا ہے

اور آسمان پہ کرنا ہے اور ایسا فیصلہ کرنا ہے جس کے اثرات ضرور زمین پہ نازل ہوں گے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ زمین والے اُن اثرات کے نمونے نہ دیکھیں۔

اس لئے جب وہ اس قسم کی بے ہودہ بے خوفی کرتے ہیں تو ان کے اوپر مجھے خوف آتا ہے۔ اور ان کے لئے دل ڈرتا ہے کہ بڑے بیباک ہو گئے ہیں۔ خدا سے ٹکر لینے کے لئے بھی کیسی چالاکیاں کر رہے ہیں کہ ٹکر بھی لے لیں اور بظاہر، چالاکیوں کے نتیجے میں بچ بھی جائیں۔ لیکن یہ چالاکیاں خدا کے دربار میں کام نہیں آیا کرتیں۔

اب میں جماعت کو بتاتا ہوں کہ "ابتہال" کے معنی کیا ہیں؟ عموماً تو آپ جانتے ہیں "لعنت ڈالنا"۔ لیکن لفظ "ابتہال" کو کیوں چنا گیا؟ دراصل لفظ مباہلہ، ایک اور بات سے تعلق رکھتا ہے اور قرآن کریم نے جو لفظ استعمال فرمایا ہے وہ ابتہال ہے۔ ابتہال، باب افتعال سے لیا گیا ہے اور مباہلہ، باب مفاعلہ سے ہے۔ ایکدوسرے کے ساتھ مقابلہ کرنا۔ کیونکہ اس میں "مقابلے" کا مضمون شامل تھا اس لئے بعد ازاں اس "مقابلے" کو محاورۃً "مباہلہ" کہہ دیا گیا۔ ورنہ دراصل قرآن کریم نے "ثم نبتھل"

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمیدہ ساری مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

فرمایا ہے۔ "پھر ہم ابتہال کریں۔" "ابتہال" کا لفظ اور "مباہلہ" کا لفظ دونوں ہی لفظ "بَہَلَ" سے نکلے ہیں۔ اور "بہل" کے مختلف معانی ہیں جن میں سے بعض اسی موقع پر صادق آتے ہیں۔ "بَہَلَ" کسی اونٹنی کے آزاد ہو جانے کو بھی کہتے ہیں۔ جب اس کے تھنوں کی رسیاں کاٹ دی جائیں اور کھلا چھوڑ دیا جائے اسی طرح "بہل" میں دوسرے ایسے جانور بھی شامل ہو جاتے ہیں جن کے اوپر پابندی نہ کی جائے۔ اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اسی مضمون سے آگے ایک لفظ نکلا ہے باہل یا باہلہ۔ ایسی عورت جو اپنے آپ کو کسی کے حضور پیش کر دے اور کہے کہ میرا اپنا کچھ بھی نہیں رہا۔ یعنی ہر چیز، جان، مال، عزت سب کچھ تیرا ہو گیا ہے۔ اس کو عربی زبان میں باہلہ کہتے ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم میں ... ملا کر جو مضمون اٹھایا گیا ہے اس میں ایک یہ معنے ہیں۔ کہ خدا کے حضور اپنے آپ کو پیش کر دیتے ہیں۔ یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارا سب کچھ اب تیرے سپرد ہے۔ اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ اپنے خاندان، جان، مال، عزتیں، نفس، بڑے، چھوٹے، مرد، عورتیں، جو کچھ ہے ہم تیرے دربار میں یہ کہہ کر حاضر کر دیتے ہیں کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہمارا سب کچھ برباد کر دے۔ ہم پر لعنتیں ڈال۔ اور اگر ہم سچے ہیں جس سے ہی معاملہ تیرے ساتھ کیا ہے تو اس کے اوپر اپنا فضل نازل فرما۔ اور ظاہر کر دے کہ تو ہمارے ساتھ ہے ہمارا سب کچھ ... اس کی حفاظت فرمائی۔ ہماری عزتیں لیں، لیکن ان میں مزید عزتیں بخشنے کے لئے۔ ہمارے نفوس لئے لیکن ان میں مزید برکتیں ڈالنے کے لئے۔ ہمارے اموال لئے لیکن کم کرنے کے لئے نہیں بلکہ بڑھانے کے لئے۔

"ابتہال" کا یہ معنی ہے۔

اور اس میں گریہ وزاری اور عاجزی کا مضمون بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ لغات میں اصطلاحی معنوں میں جب بحث ملتی ہے تو کہتے ہیں ابتہال کا معنی ہے بہت ہی گریہ وزاری اور عاجزی کے ساتھ دعائیں کرنا۔ دراصل جب انسان اپنا سب کچھ داؤ پہ لگا دیتا ہے تو اس کے نتیجہ میں گریہ وزاری خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ جو اس فیصلے میں مخلص ہو۔ اس کے دل میں ضرور درد پیدا ہوتا ہے ویسے تو سب کچھ خدا ہی کا ہے۔ سب کچھ اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ لیکن ایک ملے میں انسان یہ فیصلہ کر دیتا ہے کہ میں سب کچھ کلیۃً اس کے حضور، اس دعا کے ساتھ حاضر کر رہا ہوں کہ اگر تیرے نزدیک ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر لعنت ڈال اور سب کچھ کو ہلاک کر دے۔ بہت بڑا فیصلہ ہے۔ اور دل کو بہت گہرا ٹٹول لینے کے بعد اور اپنے نفس کا تجزیہ کرنے کے بعد انسان یہ فیصلہ کر سکتا ہے! اس لئے اس فیصلے کے ساتھ ہی دل میں ایک درد اٹھتا ہے

گریہ وزاری پیدا ہوتی ہے

اور دل میں ایک ایسی فضا پیدا ہو جاتی ہے جو برسا کرتی ہے۔ اس لئے اس میں آنسوؤں کا تعلق ہے۔ گریہ وزاری کا تعلق ہے۔

اس مضمون کو سمجھتے ہوئے جماعت کو اب اس میں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے جس طرح بھی پیش جائے۔ جس طرح بھی دل کو نرم کر سکتے ہیں۔ خدا کے حضور گریہ وزاری کریں۔ اور جب کبھی دل میں کوئی درد پیدا ہو۔ اس کو درد میں تبدیل کر دیا کریں پھر آپ کا مقابلہ ایک ایسے دشمن سے ہو گا جو ابتہال کی بجائے بے خیالی کو مباہلہ سمجھ رہا ہے۔ جو گند اچھالنے کو مباہلہ سمجھ رہا ہے۔ ان میں سے کسی کو دعا کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ اول تو ان کا جھوٹا ہونا اسی سے ثابت ہو جاتا ہے۔ آپ ان کے سارے اعلان پڑھ کر دیکھ لیں۔ ان کی شیخیاں، ان کے تکبر کی باتیں، کہیں ادنیٰ سا بھی عجز و انکسار کا کوئی پہلو آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ وہاں خدا سے دعا کا کوئی لفظ ہی نہیں ملے گا۔ اور ایک طرف جماعت احمدیہ ہو گی جو خدا کے حضور تڑپ رہی ہوگی۔ گریہ وزاری اور دعائیں کر رہی ہوگی۔ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کر رہی ہوگی۔ تو پھر دیکھیں،

خدا کی تقدیر کیسے کیسے عظیم نشان دکھاتی ہے

اس لئے اگلی صدی سے پہلے خدا سے نشان کے مطالبے کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کے جلال اور جمال کے جلووں کے ساتھ آپ اگلی صدی میں داخل ہوں۔ اور آپ خدا کے فضل اور رحمتیں، اس کے پیار اور اس کے قرب کے نظارے اس شان کے ساتھ دیکھیں اور دنیا کو دکھائیں کہ

یہ صدی فیصلہ کُن ثابت ہو

پھر ہم اگلی صدی میں داخل ہوں۔ اور پھر ان قوموں اور ان ملکوں کی طرف متوجہ ہوں جن کی فتح کے لئے از سر نو بہت کام کرنے والے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس خطبہ جمعہ میں میں آپ کو ان دونوں امور کی طرف متوجہ کروں۔ جن سلسلہ کی برکتوں کو دوام بخشنے کی کوشش کریں اور جس حد تک آپ اپنے اندر اور اپنی اولاد میں یہ برکتیں جاری رکھ سکتے ہیں ان کو جاری رکھیں۔ اور مباہلے کو ایک عظیم الشان نشان بنانے کے لئے جس ابتہال کی ضرورت ہے اس ابتہال کو اپنائیں اور خدا کے حضور گریہ وزاری کریں تاکہ ہم آئندہ سال میں ایک عظیم الشان فتح کی صدی کا شکر ادا کرتے ہوئے داخل ہو رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تعزیتی اجلاس بر وفات محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی

محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل مؤرخہ ۱۲/۷/۸۸ کو چند روز کی علالت کے بعد تیرتھ رام ہسپتال میں مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۰

مؤرخہ ۲۲/۷/۸۸ بروز جمعہ جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے احمدیہ مسلم مشن نئی دہلی میں موصوفہ مرحومہ کی وفات پر ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا اور تمام افراد جماعت نے مرحومہ کی مغفرت و درجات کی بلندی اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے دعا کی۔

مرحومہ حضرت محمد ظہور خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ کی شادی اپریل ۱۹۴۲ء میں محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی واقف زندگی کے ساتھ ہوئی۔ آپ بہت ہی دعا گو۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ مہمان نواز اور غریب پرور تھیں۔ چونکہ آپ موصیہ تھیں، اس لئے آپ کی نعش قادیان پہنچائی گئی۔ اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ، لجنہ اماء اللہ دہلی کی فعال ممبر تھیں اور سالہا سال صدر لجنہ کی حیثیت سے بڑی ذمہ داری کے ساتھ خدمت بجا لاتی رہیں۔ آپ نے جماعت کے بچوں کے ساتھ ساتھ غیر از جماعت بہت سے بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ اس کام کو آپ ایک لمبا عرصہ سر انجام دیتی رہیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بچے دو لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

منجانب افراد جماعت احمدیہ دہلی

مرسلہ: مکرم صوفی عبدالشکور صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی

اخبار بدر کی توسیع اشاعت قومی فریضہ ہے (مینیجر بدر)

تم دعائیں کرو...!

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف منظوم کلام جو دسمبر ۱۹۸۳ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں پڑھا گیا تھا احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے پھر شائع کیا جا رہا ہے جس کا حالیہ حادثہ سے بڑا گہرا تعلق ہے جس میں ضیاء الحق صاحب اپنے لاؤ لشکر سمیت ہلاک ہوئے ہیں اور بعض نادر پہلوؤں سے ان کی صداقت ثابت ہو رہی ہے۔

(ایڈیٹر)

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظلمت و جور ٹل جائیگی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رُخ پلٹ جائیگا رُت بدل جائیگی

تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی جس نے توڑا تھا سر کبرِ نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیرِ نمرودیت آپ ہی آگ میں اپنی جل جائیگی

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدہا
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائیگی

خونِ شہدائے امت کا اے کم نظر رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائیگا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے پھول پھل لائیگی پھول پھل جائیگی

ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا، ساتھ میرے ہے تائیدِ رب الوریٰ
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دعا آج بھی اذن ہوگا تو چل جائیگی

دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں قولِ اُملی لھم اِن کیدی متین
سنت اللہ ہے لاجرم بالیقیں بات ایسی نہیں کہ بدل جائیگی

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائیگی شش جہت میں سدا
تیری گھگیاہٹ اے دشمنِ بدنوا! دو قدم دور دو تین پل جائیگی

عمرِ بیمار کا ہے مرض لادوا کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلامِ مسیح الزماں ہاتھ اٹھا موت بھی آگئی ہو تو ٹل جائیگی

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۱/۸/۸۸ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیز محمد اقبال صاحب ولد مکرم محمد حنیف صاحب SEAQAQA MACUATA فجی آئی لینڈس کا نکاح عزیزہ افتخار محمودہ سلمہا اللہ بنت مکرم محمد الیاس صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان کے ساتھ مبلغ ۲۰۰۰۰/- روپے ہندوستانی حق مہر پر پڑھا اور دعا کرائی۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

پاکستان کے حکمران نوّے ۹۰ کے عدد اور چیلنج مباہلہ کی زد میں

مسٹر بھٹو دنیا کے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب و توہین کو ۱۹۷۴ء میں ملکی قانون کا حصہ بنایا تھا اور اپنے دورِ اقتدار میں وہ ہر اہم موقعہ پر نعرہ لگایا کرتے تھے کہ "میں نے احمدیوں کا نوّے سالہ مسئلہ حل کیا" اس نوّے کے عدد نے انہیں ہی پکڑا اور نوّے منٹ میں ان کی حکومت ختم ہوگئی۔ نوّے ہی الزام ان پر لگائے گئے اور نوّے ہی لیڈر ان کے پکڑے گئے اور پھر نوّے دن میں الیکشن کرانے کا جھوٹا وعدہ کر کے ضیاء الحق صاحب نے بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ حالانکہ ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کی تاسیس پر نوّے سال گزرے ہی نہ تھے بلکہ جب ۱۹۷۹ء میں نوّے سال کا عرصہ پورا ہوا تو اس کے مطابق مسٹر بھٹو کا فیصلہ ہوگیا اور عالمی سطح پر رحم کی اپیلوں کے باوجود ضیاء الحق صاحب نے انہیں تختہ دار پر لٹکا دیا اور اس کے بعد ضیاء الحق صاحب نے نوّے دن میں الیکشن کرانے کو ملکی قانون میں شامل کر لیا اور جونیجو حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد پھر نوّے دن میں الیکشن کرانے کا وعدہ کیا۔ یہ وعدہ بھی پہلے وعدوں کی طرح ایفاء نہ ہوا بلکہ اس کی یہ توضیح کی گئی کہ نوّے دن کے اندر آئندہ الیکشنوں کا اعلان ہونا ہے اور اس کے مطابق ۱۶ نومبر کو الیکشن کروانے کا اعلان کر دیا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ضیاء الحق صاحب آئندہ الیکشن سے ٹھیک نوّے روز قبل حادثہ کا شکار ہو کر آئندہ حکمرانوں کے لئے پھر نوّے کا عدد چھوڑ گئے ہیں۔

محوِ حیرت ہوں زمانہ کیا سے کیا ہو جائے گا

علاوہ ازیں ضیاء الحق صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چیلنج مباہلہ کے ٹھیک دو ماہ ایک ہفتہ گزرنے پر ہلاک ہوئے لہٰذا وہ تمام مکفّرین و مکذبینِ احمدیت کو مباہلہ کی زد میں چھوڑ کر رخصت ہوئے ہیں۔ یہ دو تحفے ہیں جو پاکستانی حکمرانوں اور مکذبینِ احمدیت کو وراثت میں ملے ہیں۔ ان کی زد سے بچنے کا اب ایک ہی راستہ ہے کہ احمدیت کی مخالفت کی حد کو توڑ کر احمدیوں کی خدمت سے فائدہ اٹھائیں ؎

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(ایڈیٹر)

درخواستہائے دعا

مکرم محبوب احمد صاحب امروہی قادیان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چچا محمد صدیق صاحب آف کراچی عرصہ پانچ چھ سال سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے پہلے سے افاقہ ہے کامل شفایابی کیلئے نیز خاکسار کی پھوپھی زاد بہن کی صحت و سلامتی اور عزمِ سفر میں خیریت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم عبدالمجید خان صاحب سالک جرمنی سے لکھتی ہیں کہ کافی عرصہ سے میری ریڑھ کی ہڈی میں سخت تکلیف ہے ڈاکٹروں نے علاج کر دیے میں بہتری بتایا ہے۔ قبل ازیں اپریشن کے ذریعہ سے بائیں گردے سے پتھری نکلی تھی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے نیز میری بیٹی ثمین جو کہ قدرت کی چند ایک نعمتوں سے محروم ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان سی ہیں کے لئے بھی خاص دعا کی درخواست ہے۔ اور میرے خاوند عبدالمجید خان صاحب کو مستقل ملازمت ملنے کیلئے۔ نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشیر الدین کارکن دفتر پریس

۳۔ مکرمہ بیگم ظہیر الدین خان صاحب مقیم چنڈیگڑھ اپنی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(مینیجر بدر قادیان)

جزیرہ شری لنکا میں
گیارھویں سالانہ کانفرنس

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جزیرہ شری لنکا کے مقام نگمبو میں مورخہ ۱۰۔۹ جولائی بروز ہفتہ و اتوار جماعت ہائے شری لنکا کا سالانہ جلسہ پچھلے سالوں کی نسبت نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوا۔

ہر کوئی یہ مشاہدہ بآسانی کر سکتا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ خلافت رابعہ کے اس بابرکت عہد میں جماعت احمدیہ نہایت کامیابی کیساتھ دن دگنی رات چوگنی ترقی کیطرف گامزن ہو رہی ہے ہماری یہ سالانہ کانفرنس بھی اس بات کا زندہ اور بین ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ شری لنکا بھی پچھلے سالوں کی نسبت تقویٰ خلوص اور جذبہ قربانی کے میدان میں بہت آگے بڑھ گئی ہے فالحمدللہ علی ذالک

جلسہ گاہ

جلسہ کے انعقاد کیلئے مسجد احمدیہ نگمبو واقع ۱½ ایکڑ وسیع و عریض باغ کو منتخب کیا گیا بیسیوں خدام نے کئی روز دن رات مسلسل وقار عمل کر کے اس باغ کو بہت خوبصورتی سے مزین کیا بہت ہی جاذب نظر سٹیج و پنڈال بنائے گئے۔ رات کے وقت سارا باغیچہ بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ کلمہ طیبہ کی رنگ برنگی جھنڈیوں سے جلسہ گاہ کو بہت آراستہ کیا گیا تھا۔

نیز ہمارے خدام نے کئی دن شدید محنت کر کے مسجد احمدیہ کو نہایت خوبصورت رنگ و روغن کر کے دلہن کی طرح سجایا تھا ایک نظام کے تحت اطاعت فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمارے نونہال اور نوجوان نہایت پیار و محبت کے ماحول میں بڑی خوشی وقار عمل کرنے کا منظر اور ان کا جذبہ قربانی بہت قابل تعریف ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

مہمانان کرام

جلسہ میں شرکت کیلئے جماعت ہائے احمدیہ کولمبو پسیالہ اور پولہ ناروے کے علاوہ مضافات سے بھی سینکڑوں احمدی احباب مع مستورات اور بچگان تشریف لائے ہوئے تھے۔

جلسہ کے دونوں دن تینوں وقت کیلئے عمدہ کھانے کا انتظام کیا گیا تھا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ کے ظل کے طور پر ایک لنگر خانہ قائم کیا گیا جہاں مستعد نوجوان کھانا پکانے اور تقسیم کرنے کیلئے مقرر کئے گئے جنہوں نے اپنا فریضہ احسن و خوبی سرانجام دیا۔

پہلا دن

مقابلہ جات :-

[illegible] جلسہ سالانہ کے پہلے دن مجالس اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مختلف مقابلہ جات کا پروگرام ترتیب دیا گیا تھا یہ تقریب مورخہ ۹ جولائی صبح ۹ بجے مسجد احمدیہ میں مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نیشنل صدر کی زیر صدارت مکرم محمد نظام خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کولمبو کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی

سب سے پہلے خاکسار نے اپنی تقریر میں "وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ" کی روشنی میں نیکیوں میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض ارشادات کی روشنی میں اگلی صدی کے استقبال کیلئے تیاریاں کرنے کیطرف متوجہ کیا۔

مکرم صدر صاحب نے اپنی تقریر میں نوجوانوں کو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد سب سے پہلے مجلس اطفال الاحمدیہ کے اور پھر مجلس خدام الاحمدیہ کے تلاوت قرآن مجید نظم اور تقریروں کے مقابلہ جات ہوئے اس میں ۵۳ اطفال نے اور ۲۶ خدام نے حصہ لیا آخر میں خاکسار نے بعض تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ یہ نہایت دلچسپ تقریب ایک بجے تک جاری رہی۔

ایک بجے تا تین بجے نماز ظہر و عصر اور تناول طعام کیلئے وقفہ دیا گیا۔ تین بجے بعد دوپہر تا ۷ بجے شام مسجد احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ہوا۔ اس میں ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے تلاوت قرآن، نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے بعض مستورات نے تقریر کی آخر میں خاکسار نے برعایت پردہ لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض اور خاص کر احمدی ماؤں کی عظیم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی

شام کو تین بجے تا ۶ بجے مجالس خدام الاحمدیہ کولمبو اور نگمبو کے مابین ایک دوستانہ کرکٹ میچ کھیلا گیا۔

دوسرے دن کا پروگرام

دوسرے دن کی کارروائی صبح ۴ بجے تہجد کیساتھ شروع ہوئی اس میں شرکت کیلئے بہت سارے دوست و احباب رات کیوقت ہی مسجد میں قیام پذیر ہوئے۔ نیز نماز سے قبل مسجد کا عورتوں کا حصہ بھی مستورات سے بھر گیا تھا۔ تہجد اور فجر کی نمازوں کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کا درس دیا جو اعتصام بحبل اللہ کی برکات پر مشتمل تھا۔

جلسہ کی کارروائی

صبح ۹ بجے جلسہ سالانہ کی پہلی نشست کی کارروائی محمد ظفر اللہ صاحب نیشنل صدر جماعت ہائے شری لنکا کی زیر صدارت مکرم ابوالحسن صاحب کی تلاوت قرآن مجید کیساتھ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے خاکسار نے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد مکرم محمد صادق صاحب زعیم انصار اللہ نگمبو نے صد سالہ جوبلی کے بارہ میں اپنی تازہ نظم سنائی۔

اس کے بعد صاحب صدر نے عقائد احمدیت پر مختصر روشنی ڈالی اور بعض غلط الزامات کا جو احمدیت کے مخالفین کی طرف سے کئے جاتے ہیں جواب دیا۔ اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا مکرم اے۔ ایم خلیل احمد صاحب نائب صدر سنٹرل کمیٹی و ایڈیٹر دوتن مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت کولمبو مکرم اے۔ ایم رفیع الدین صاحب جنرل سیکرٹری سنٹرل کمیٹی مکرم [illegible] رفیق احمد صاحب نے علی الترتیب حقیقت ختم نبوت۔ خلافت احمدیہ کی برکات یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقاریر کیں۔

آخر میں خاکسار نے سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سابقہ مذہبی کتب کی پیشگوئیوں کے عنوان پر ایک گھنٹہ تقریر کی اس کے ساتھ پہلی نشست بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد خاکسار نے چند نکاحوں کا اعلان کیا۔

دوسری نشست

جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی ۳ بجے بعد دوپہر خاکسار کی زیر صدارت مکرم محمد فارس صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم نثار احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد شروع ہوئی۔ مکرم محمد عیسیٰ صاحب مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت نگمبو مکرم مشتاق احمد صاحب۔ مکرم ایم ٹی احمد صاحب مکرم نثار احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب نے علی الترتیب ایک مصلح ربانی کی ضرورت۔ اسلام اور امن عالم۔ موعود اقوام عالم (سنہالی زبان میں) اسلام اور قانون شریعت۔ علامات امام مہدی علیہ السلام حالات حاضرہ کے بارے میں پیشگوئیاں وغیرہ امور پر ½ گھنٹہ تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم نیشنل صدر صاحب نے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر بجالایا۔ بعد میں جلسہ کی کامیابی کیلئے جن انصار، خدام، اطفال اور لجنہ نے بھرپور تعاون کیا اور ہر رنگ میں نظم و ضبط کو قائم رکھا اس کے لئے سب کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد کل کے مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم انعام پانے والوں اور خدمت خلق اور وقار عمل میں نمایاں حصہ پانے والے چھ خدام کو خاکسار نے انعامات تقسیم کئے۔

آخر میں خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی اس کے ساتھ یہ نہایت کامیاب اور شاندار جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ سالانہ کے بارے میں جزیرہ کے سرکردہ اور زیر تبلیغ افراد کو خوبصورت دعوت نامے ارسال کئے گئے تھے۔ دونوں اجلاسوں میں چند غیر احمدیوں نے شرکت کی تھی یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ دونوں دن کا پروگرام [illegible] پر مشتمل ہے ویڈیو ریکارڈ کیا گیا تاکہ آئندہ بھی تبلیغ میں کام آ سکے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور احباب جماعت کے خلوص، اخوت اور جذبہ قربانی میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قبولِ احمدیت میں ہماری داستاں یہ ہے!

از مکرم شیخ محمد احمد صاحب سولیجہ کانپور

مئی ۱۹۵۵ء کی بات ہے۔ خاکسار بنگلور (کرناٹک) میں تھا۔ والد محترم کا ٹیلیگرام ملا پہلی ٹرین سے واپس آؤ۔ تیسرے دن گھر پہنچا۔ وہاں احساس ہوا کہ کوئی نہ کوئی خلاف معمول بات ہو گئی ہے۔ خاموشی دیکھ کر والد محترم کا ارشاد ہوا۔ بیٹے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پسر محمد مظفر خالم اب ہم میں نہیں رہا۔ قلب کی کیفیت قابل بیان نہیں۔ تفصیل پر علم ہوا کہ دو منزلہ کھڑکی سے بہن کو جھلا رہا تھا جسم کا توازن بگڑا اس کے بل سڑک پر آکر گرا، فوت ہو گیا۔ عمر ۶ سال چند ماہ تھی ہاں بیعت سالہ کچھ چند ماہ گزرے تھے۔

دل اس وقت اور بھی پارہ پارہ ہو گیا جب سُنا کہ سانحہ کے دوسرے دن ہماری تاریخی مسجد بچھلی بازار میں قوم نے جمع ہو کر مُلّاں کے بیان سے اتفاق کیا کہ "قادیانیت اختیار کرنے کی یہ پہلی سزا ہے"!

ظاہر ہے بانیٔ سلسلہ کے خلاف مُلّاں صاحب نے کیا کچھ بکواس نہ نکالی ہوگی۔ اس اشتعال کی روح رواں شخصیت کا کیا بد انجام ہوا آخر میں تحریر کروں گا۔ تاکہ ازدیادِ ایمان کا باعث ہو ——— میرا ردِ عمل ——— خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں بچے کی قبر پر خدا سے عرض کیا پروردگار یہ تیری امانت تھی تو نے لے لی۔ پانچ اور بھی عطا کئے ہیں تو لے سکتا ہے مگر یہ عاجز تیرے امتحان کے لائق نہیں امتحان نہ لے اور مجھے صبر و استقامت عطا کر۔ آمین

بہر حال قوم پر مُلّاں کا جادو چڑھ چکا تھا دلخراش واقعہ کے باوجود اس قدر دل آزاریاں ہوئیں کہ بیان سے باہر ——— سچ یہ ہے کہ عاجز کو اندازہ بھی نہ تھا کہ قبول حق کے نتیجہ میں قوم کا دل اس قدر سخت ہو جاوے گا۔

ہم نے تو حضرت امام مہدیؑ کے چند نشان جنتری ۱۹۰۱ء اور اپنی قوم میں مشہور روایت طاعون سنہ ۱۹۰۱ء سُنے تھے۔ بس ایمان لائے تھے کہ کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں۔

ہمارا سوشل بائیکاٹ

والد محترم کے ہمعصر اُن سے کہتے امیر میاں لڑکوں کو سمجھاؤ بچیوں کا ساتھ ہے۔ رشتے ناطے کے مسائل اُٹھیں گے لوگ شادی غمی میں اعراض برتیں گے اور واقعی اس وقت تک ہم سولیجہ برادران بارہ بچیوں کے باپ تھے وہ شیر خوار ضرور تھیں مگر قوم کے تیور دیکھ کر کبھی کبھی فکر میں ضرور ڈوب جاتے تھے۔ کہ آگے کیا ہوگا۔ پھر سب کچھ خدا پر چھوڑ دیتے۔ کفرانِ نعمت ہوگی جو تحریر نہ کروں کہ خدا کے فضل سے ہم سب اب بچیوں کے فرائض سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ ہمارے والدین کو طعنہ دینے اور ہم کو ڈرانے والوں میں سے اکثر کا اس پہلو سے کیا انجام ہوا ……؟ بس اللہ فضل کرے۔

البتہ بھنگی، بہشتی، نائی، دھوبی، ملازم، ملازمہ کی جزوی تکلیف اُٹھائی اب بھی گاہے گاہے اُٹھاتے ہیں کیونکہ ہمارے گھر کا خلال ہے کہ حرام یہ پروپیگنڈہ آج بھی جاری و ساری ہے۔ اُن دنوں تقریبات میں بُلاوے آنا کم ہو گئے۔ اس وقت تک تایا۔ چچا۔ پھوپھا۔ ماموں حیات تھے مگر سب خفا۔ بڑا قصور کیا تھا ہم نے۔ بزنس کا تعصب تو آج بھی شباب پر ہے۔

مُلّاازم کا خطرناک و معروف حملہ

مضمون ۱۹۵۵ء میں حوالۂ تحریر کر چکا ہوں۔ تفصیلی واقعہ یوں ہے ہمارے برادرانِ نسبتی نے اپنی بہنوں کو ورغلا دیا کہ نکاح ٹوٹ گیا۔ ایک دن وہ والد صاحب مرحوم کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ اور کہا میاں جی (سسر جی) بھائی کہتے ہیں کہ مولوی صاحب کا فتویٰ ہے کہ ہم نکاح میں نہیں رہے! ہم کیا کریں۔ والد صاحب کا جواب ہوا کل بتاؤں گا۔ وہ واقعی اُن دنوں پریشان تھے۔ سلسلہ چشتیہ کے ایک بزرگ گدی نشین خانقاہ صفی پور شریف (ضلع اناؤ) سے بیعت تھے۔ کیفیت عرض کرنے صبح روانہ ہو گئے عصر تک واپس آکر بہوؤں کو طلب کیا فرمایا میرے میاں کا کہنا ہے۔ نکاح نہیں ٹوٹا مولوی غلط کہتے ہیں۔ تم اپنے بھائیوں کو سمجھاؤ آگے اُن کی مرضی۔ یہ جواب تھا اُن کا۔ دوسرے دن ہم تینوں بھائیوں کو طلب کیا۔ گرجدار آواز میں فرمایا۔

میاں کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب نے ابتداء میں اسلام کی بہت خدمت کی تھی وہ کہتے ہیں ہم نے بزرگوں سے اپنے سُنا ہے کہ انیسویں صدی کے آخر پر اُن کو شیطانی الہام ہو گئے تھے۔ (نعوذ باللہ)۔ مولوی صاحبان کا فتویٰ نکاح ٹوٹنے کی بابت غلط ہے۔

فرمایا۔ تم لوگ ہوش سنبھالو بال بچوں والے ہو۔ برادری میں رہنا ہے میں پھر کہتا ہوں نمازوں کی پابندی کرو۔ رسول اکرمؐ پر خوب درود پڑھو۔ کافی دیر تک برہم ہوتے رہے۔ نماز کو کھڑے ہوتے تو ہم تینوں کھسک گئے اس طرح مولویوں کا وار خالی چلا گیا۔ ورنہ صورت حال آج کچھ اور ہوتی۔ مگر ہم پر یہ اور انکشاف ہو گیا کہ مُلّا عصر حاضر کے مقابل چودھویں صدی کے نشانے چراغ صوفیاء و گدی نشینوں کا انداز فکر مختلف ضرور ہے۔

سال ۱۹۵۵ء

بڑے ماموں صاحب کے اکلوتے فرزند کی شادی کا وقت آیا وہ بہن کی الفت سے مجبور والد صاحب تک درمیانی ایک تجویز لے کر پہنچے کہ تینوں بچوں کو فی الحال نظر انداز کر کے سب افراد بزم میں شریک ہو لیں حالات آگے سازگار ہو جاویں گے والد صاحب نے فرمایا میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر شرکت سے معذور ہوں البتہ آپ اپنی بہن کو شریک کر لیں میری اجازت ہے۔ والدہ نے وہیں جواب دیا میں اِن کے بغیر شریک نہیں ہو سکتی۔ بس پھر کیا تھا قوم کے شریروں کا مقصد بر آیا۔ دیوار لگی گھر میں شادی ریکارڈنگ سے خوب دل آزاری کی گئی۔ ماموں صاحب بڑے تاجر عدیم الفرصت تھے مگر خدا جانے کس شریر نے کان میں بات ڈالی۔ ایک دن والد قبلہ کے پاس اظہار کیا۔ سُنا ہے مرزا صاحب کا وصال …… جگہ ہوا تھا۔ (نعوذ باللہ) والد ہمارے ناخواندہ تھے۔ ہم کو بُلا کر فرمانے لگے (محمد امین) ایسا کہہ گئے ہیں کیا یہ حقیقت ہے۔ ہم نے جواب دیا میاں جی۔ حضور کے خلاف بہت بکواس کی جاتی ہے یہ غلط ہے۔ ہم نے مخالفین کی بھی کتابیں پڑھی ہیں مگر یہ الزام نہیں پڑھا۔ یہ حقیقت آج بھی روزِ روشن کی طرح آشکارہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ہمعصر اشد ترین مخالفین نے کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر ایسا اتہام انہوں نے بھی لگانے کی جرأت نہیں کی جو آج ان کی ذریت مُلّا عوام کو گمراہ کرنے کی خاطر لگا دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا قہری نشان سال ۱۹۵۶ء

اس واقعہ پر ایک سال نہیں گذرا تھا کہ پڑوس سے ایک چیخ سُنائی دی اور رونے کی آوازیں بلند ہوئیں۔ بھائی محمد رشید صاحب اور برادرم حاجی محمد زاہد صاحب گھر پر تھے دوڑے ہوئے ماموں صاحب کے گھر داخل ہوئے۔ دیکھا ماموں مذکور بیت الخلاء میں دم توڑ چکے ہیں۔ ان کے اکیلے فرزند کی معاونت کی جسم بھاری تھا تینوں نے مل کر چارپائی پر ڈالا روح پرواز کر چکی تھی۔ واقعہ کے عینی گواہ برادرم حاجی محمد زاہد صاحب بقید حیات ہیں۔

۱۹۵۷ء ہم پر قوم کی لعن طعن

۱۳ ستمبر ۱۹۵۷ء ہمارے والد صاحب قبلہ کا وصال ہو گیا۔ ہمارے سامنے نماز جنازہ کا سوال پیدا ہوا۔ مشورہ یہ طے پایا۔ والد صاحب تردد میں رہے گو کبھی گستاخی نہیں کی۔ رسول اکرمؐ نے اپنے شفیق چچا حضرت ابو طالب کا جنازہ نہیں پڑھا۔ ہم نے والد صاحب کا جنازہ نہیں پڑھا۔ مجمع کثیر تھا۔ قبرستان سے ہی ہم پر لعن طعن شروع

ہوگئی اور ایک عرصہ تک ہماری نالائقی کا تذکرہ اور حوالہ دیا جاتا رہا۔ اور ہم صبر کرتے رہے۔

سوئے اتفاق ہماری قوم شمشی پنجابی برادری ایک ہی جگہ کانپور میں آباد ہے۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد پھر ایک لمبے عرصہ تک ہم قوم کی سرد مہری کا شکار رہے ان کی نگاہ میں ہم ہنود و یہود سے بدتر تھے۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۲ء میں ہماری چھوٹی ہمشیرہ اور برادر خورد محمد زاہد صاحب کی شادی عمل میں آئی۔ دیکھ ریکھ ہماری تھی مگر شرط کے پابند کئے جاچکے تھے کہ بارات آنے پر محفل میں شریک طعام نہیں ہونگے چنانچہ تنہائی میں ہی خورد و نوش کر لیا کرو والدین کا فرض ادا کرنا تھا۔ البتہ برادرم محمد زاہد کے ولیمہ پر ہمارے طرف میں شریک رہا۔ کہ قبل طے نسبت والدہ نے اقرار کرا لیا تھا کہ ہماری تمام اولاد حسب دستور برادری شریک طعام ہو گی۔ (نوٹ:- اسی خبر کی بنا پر ایک جگہ سے محمد زاہد صاحب کا رشتہ منقطع بھی ہو چکا تھا) لہٰذا موجودہ سمجھینا پابند تھا۔

۱۹۶۴ء ہماری حقیر مساعی وذالک فضل اللّٰہ

ہماری ہر ممکنہ کوشش کہ قوم پر سچائی کا اظہار ہو جاوے غلط پروپیگنڈہ کا اثر کم رہے مگر ہر سعی ناکام رہی البتہ ظلم غیر انسانی سلوک میں اضافہ ہی ہوا۔

ہمارا رد عمل

جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء میں ہم دونوں بھائی (محمد مجید صاحب مرحوم اور راقم) ایک تجویز لے کر اپنے غمگسار مربی سلسلہ الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی تک پہنچے۔ تجویز تھی کہ بعد تقسیم یوپی میں کوئی کانفرنس نہیں ہوتی ہے ہماری تجویز ہے کہ امسال ۱۹۶۵ء میں یوپی کانفرنس کا آغاز کانپور سے کیا جاوے اخراجات کانپور جماعت کرے گی۔ موصوف لمبا عرصہ انچارج تبلیغ دہلی یوپی رہے تھے کوائف کانپور سے بخوبی واقف تھے۔ اور مولوی منظور احمد نعمانی ایڈیٹر الفرقان لکھنؤ والے معرکہ پر تحریری و مجلسی طور پر اغیار کو شکست سے ہمکنار کر چکے تھے۔ موصوف نے تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی ہدایت پر درمیانی دن جلسہ سالانہ قادیان میں مندوبین یوپی کے لئے مدرسہ احمدیہ میں ایک میٹنگ میں شرکت کی دعوت کا اعلان کیا۔

منعقدہ میٹنگ پر میرا تاثر تھا جیسے خشک زمین پہ یکم پانی ملنے سے سیراب ہو کر مہک اٹھتی ہے۔ دوستوں نے بڑے جوش مسرت سے تجویز سے اتفاق کیا۔ بلکہ خلاف توقع باصرار [illegible] کے دوستوں نے کانفرنس کے اخراجات میں حصہ لینے کا اظہار فرمایا۔ جماعت شاہجہانپور و لکھنؤ نے نمایاں مالی قربانی کا وقت پر مظاہرہ کیا۔ الحمدللہ بشمول دہلی و راجستھان یوپی کانفرنس کا سلسلہ جب سے قائم ہے۔

سال ۱۹۶۵ء سرزمین کانپور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ملّہ کی پہلی آمد

۱۹ جولائی کانفرنس کا تعین ہو چکا تھا چند خدام (باقی شیر خوار تھے) اور انصار سرگرم عمل ہوئے دو بزرگ ہستیوں نے ہماری دعاؤں سے بہت مدد فرمائی ہمارے درمیان صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم صاحبزادہ خان صاحب ابن صحابی میجر محمد ایوب صاحب مراد آبادی اور مکرم و محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب ہائیڈ مرچنٹ جیسی بزرگ ہستیاں موجود تھیں جن سے ہمیں بہت حوصلہ ملا۔

کانفرنس کے لئے انڈین ایسوسی ایشن میڈیکل ہال جو مید کانپور ریزرو کرا لیا گیا۔ افتتاح کے لئے کانپور کے میئر شری سردار اندر سنگھ جی اور صدارت کے لئے شہر کانگریس کمیٹی کے معزز رکن شری باجپئی جی کی منظوری حاصل کر لی گئی تھی۔

سلسلہ کے جید عالم مکرم و محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی و مکرم و محترم مولوی محمد عمر صاحب فاضل دیوبند کی آمد کی خوشخبری مل چکی تھی۔ اور مکرم و محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی پہلے سے ہی کانفرنس کے انتظام پر تھے کے لئے کانپور میں موجود تھے۔ کانفرنس شروع ہونے پر اسٹیج پر رونق افروز تھے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم و محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم دستور کے مطابق اوّل یوم پیشوایان مذاہب پر غیر مسلم مقررین نے بھی زرین خیالات کا اظہار فرمایا۔ دوسرے دن سیرت پاک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مقررین نے قلوب کو منور کیا۔ اغیار کے عدم شرکت اعلان کے باوجود اس کانفرنس میں دونوں دنوں میں مسلم و غیر مسلم سامعین کی تعداد نے ہم احمدیوں کو اپنی کرسیاں خالی کرنے پر مجبور کر دیا۔ الحمدللہ۔

کانفرنس کے صدارتی خطاب میں شری باجپئی جی نے فرمایا "آج مجھے یقین ہو گیا کہ ہم سیاسی لوگ جس قومی اتحاد کے لئے سرگرداں ہیں وہ ایسے ہی مذہبی پلیٹ فارم ہم کو دے سکتے ہیں میں جماعت کی اس مساعی کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہوں صدارت کے لئے میں آپ کا شکر گذار ہوں"۔

دوسرے دن اردو اخبارات نے اپنی جہالت کا مظاہرہ کیا معاندین سیخ پا ہوئے۔ مگر باطل کا طلسم کہیں کہیں پارہ بھی ہوا ہر لٹریچر کی مانگ بڑھی انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ کچھ عرصہ جاری رہا جس کو انچارج تبلیغ دہلی یوپی محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے احسن رنگ میں سنبھالا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

باطل نے پھر کروٹ لی

احمدیت کے خلاف پبلک پلیس مسٹن روڈ پر ہماری برادری کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ ملاؤں نے پھر ایک بار بھولے عوام کو بے دلیل زور بیانی سے حقیقت سے دور لا ڈالا اس طرح حدیث پاک (علماء ھم) کی اپنے عمل سے تصدیق کر دی۔ ہماری نگاہ پھر واللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر کی جانب اٹھ گئیں۔

سال ۱۹۶۶ء انتقال مادر مہربان

مکرمہ و محترمہ والدہ صاحبہ کی علالت میں اضافہ ہوا۔ اسی فکر میں ایک دن خیال آیا اب موقع ہے والدہ پر تبلیغ کروں۔ آہستہ آہستہ امام مہدی کی آمد بیعت کی حقیقت۔ احمدیت کا مطلب وغیرہ پر گفتگو کرتا رہا۔ جب اُن کی تسلی دیکھی تو ایک دن سب بھائی بہنوں کے روبرو والدہ صاحبہ سے عرض کیا۔ آپ اپنے دلی خیالات کا اظہار اس بارے میں کریں والدہ کا ارشاد تھا میں مر تو سکتی ہوں کہ جو سچ ہے اسے چھوڑ نہیں سکتی میں مر سکتی ہوں پر جھوٹ بھی نہیں سکتی پہلے میں لوگوں کا سلوک دیکھ رہی ہوں۔ تم لوگ سمجھتے ہو کہ وہ سچے ہیں۔ بھائی اگر وہ سچے ہیں تو میں نے اُن کو مان لیا۔ اور وہ غلط ہیں تو تم جانو میں بری ذمہ ہوں۔

اس بیان کے وقت برادر محمد زاہد صاحب بحیثیت غیر احمدی کا موجود تھے۔ ہم بیان سے قاصر ہیں کہ کس قدر اطمینان حاصل ہمیں اپنی مادر مہربان کے ان الفاظ سے ہوا۔ ۲۶ رمئی ۱۹۶۶ء کو والدہ محترمہ انتقال فرماگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جنازہ پر برادر محمد زاہد صاحب اور ہمشیرگان محمد خاندان کے کثیر افراد شریک رہے۔ ان کی نماز کے بعد ہم نے اعلان کیا ہم جنازہ پڑھیں گے جنازہ ہونے میں لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ برادرم محمد مجید صاحب نے امامت کی تعداد قلیل ایک صف میں کھڑے ہوئے کہ پیچھے سے کسی نے آوازہ کسا "گیارہ ہیں اور تیرہ" صبر کیا۔ ہماری سخت دل قوم افسوس رنج غم کا بھی پاس نہیں۔

انسانی کاوشیں اور الٰہی حکمتیں

اس سانحہ کے بعد ہمارے بڑے بھائی محمد رشید صاحب نے بھی بیعت فارم پُر کر دیا اور آخر تک احمدیت میں رہے۔ نتیجہ میں بجا وجہ نے اُن سے انکی بیویوں کا پردہ تک کرا دیا اور سخت تنازعہ کھڑا کر دیا معصوم بچوں کا ذہن باپ کے خوف سے مبتلا کر دیا۔ وہ یہ غم کہ بچیوں کو دیکھ لوں ساتھ لے گئے۔ یہ ساری پریشانی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اٹھاتے رہے۔ قوم نے اب شاید کسی انجانے خوف سے تمام تر توجہ ہمارے برادر خورد محمد زاہد صاحب پر مرکوز کر دی چنانچہ یکے بعد دیگرے اعزاز سے سرفراز ہوتے گئے۔

(۱) قومی قدیم مدرسہ فیض عام کے منیجر (۲) عیدگاہ کانپور کے ممبر (۳) مسجد مچھلی بازار کے رکن (۴) کمیٹی پنچایت سوداگران شمشی بازار کے اعزازی رکن قرار دیئے گئے۔ گویا قوم نے ان کی تسکین کے جملہ سامان کر دیئے مگر!

(باقی آئندہ)

جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا بابرکت انعقاد

☆ــــ مکرم سید ہارون رشید صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ خانپور ملکی سے تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں ۴-۷-۸۸ تا ۱۰-۷-۸۸ ہفتہ قرآنی منعقد کیا گیا اس سلسلہ میں ہر روز اجلاس ہوتے۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مقررین نے قرآن مجید کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

☆ــــ مکرم الیس ایم بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ساگر رقمطراز ہیں کہ ۳-۷-۸۸ کو جماعت احمدیہ ساگر نے ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم حاجی جمال الدین صاحب، خاکسار بشیر احمد صدر جماعت، مکرم مجیب احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ بعد دعا یہ جلسہ برخاست ہوا۔

☆ــــ مکرم حاتم خان صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ کرڈاپلی تحریر کرتے ہیں کہ ۱۳ تا ۱۹ جولائی جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا ... ہر روز اس سلسلہ میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد تقاریر ہوتی رہیں۔ جن میں مقررین نے قرآنی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے بہترین نتائج برآمد ہوں۔

☆ــــ مکرم مولوی منیر احمد صاحب طاہر مبلغ چنتہ کنٹہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۳ جولائی تا ۱۹ جولائی ہفتہ قرآن منعقد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں چھ اجلاس ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مقررین نے قرآنی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ ان اجلاسات میں بعض غیر از جماعت زیر تبلیغ دوست بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور ہمیں قرآنی علوم سے آراستہ فرمائے۔ آمین۔

☆ــــ مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید مبلغ مجدرک تحریر فرماتے ہیں کہ ۸ جولائی سے ۱۵ جولائی تک ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا گیا۔ قرآن مجید میں فرمودہ احکامات و تعلیمات کی روشنی میں مقررین نے تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور ہمیں نمایاں رنگ میں خدمت دین بجالانے کی سعادت عطا فرمائے۔

☆ــــ مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ بمبئی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۳-۷-۸۸ تا ۱۹-۷-۸۸ جماعت احمدیہ بمبئی کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن منعقد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں سات اجلاس ہوئے۔ جن میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مقررین نے قرآنی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ احباب جماعت نے ان اجلاسات میں شرکت فرمائی۔ آخری اجلاس ۱۹-۷-۸۸ کو ہوا۔ اس طرح اجتماعی دعا کے ساتھ ہفتہ قرآن اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق دے۔

☆ــــ مکرم عبد العظیم صاحب صدر جماعت احمدیہ عثمان آباد تحریر کرتے ہیں کہ یہاں سات روز تک ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ ہر روز تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مختلف عنوانات پر تقاریر ہوتی رہیں۔ انصار، لجنہ، خدام، اطفال، ناصرات سب نے ذوق و شوق سے شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترمہ امۃ القدیر صاحبہ نے عثمان آباد سے لجنہ اماء اللہ کے الگ ہفتہ قرآن کریم منانے کی رپورٹ بھی بھیجی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو انوارِ قرآنی سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ــــ محترمہ فہیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر سے تحریر فرماتی ہیں کہ خاکسار کے مکان پر جلسہ ہفتہ قرآن کریم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد فضائل و محاسن قرآن کریم پر مضامین پڑھ کر سنائے گئے۔

☆ــــ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۹-۷-۸۸ تا ۱۵-۷-۸۸ ہفتہ قرآن مجید خاکسار کی زیر صدارت منایا گیا۔ جس میں علی الترتیب مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ، مکرمہ زینب بیگم صاحبہ، مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ، مکرمہ خاتون بی بی صاحبہ، مکرمہ بانیدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ صورۃ النساء صاحبہ، مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرمہ پیر بی بی صاحبہ، مکرمہ تبارکہ بیگم صاحبہ، مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ، مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ، مکرمہ باسط بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں اور مکرمہ تبارکہ بیگم صاحبہ، مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ، مکرمہ زینب بیگم صاحبہ، مکرمہ مریم بیگم صاحبہ، مکرم مولوی حاتم خان صاحب معلم وقف جدید اور خاکسار کے علاوہ کئی بہنوں نے تقاریر کیں۔ مستورات کافی تعداد میں بذوق و شوق شریک جلسہ ہوتی رہیں۔

☆ــــ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر کرتی ہیں کہ دار الفضل میں ہفتہ قرآن مجید منانے کی سعادت نصیب ہوئی اس تعلق سے ۳-۷-۸۸ کو تلاوت قرآن مجید، عہد اور نظم خوانی سے ایک جلسہ کا آغاز ہوا جلسہ میں قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات کے تحت تقاریر ہوئیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

☆ــــ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ میرکال (راڑیسہ) لکھتی ہیں کہ مورخہ ۸-۷-۸۸ تا ۱۴-۷-۸۸ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ روزانہ بعد نماز عصر خاکسار کی صدارت میں ایک جلسہ ہوتا رہا۔ جس میں قرآن مجید کے محاسن اور فضائل بیان کئے گئے۔ کئی بہنوں ... اور بچیوں نے تقاریر اور نظموں میں حصہ لیا۔ آخری روز تمام حاضرات میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ گاؤں سے کچھ دور بھی ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا جس میں بہنوں نے تلاوت، نظم اور تقاریر میں حصہ لیا۔

☆ــــ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ تحریر کرتی ہیں کہ دوران ماہ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار امۃ النصیر نے تلاوت قرآن مجید پڑھی۔ مکرمہ امۃ البصیر صاحبہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائے۔ اور مکرمہ مسرت ذرین صاحبہ، مکرمہ فائزہ بیگم صاحبہ، مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ، مکرمہ رحمت النساء صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اور مکرمہ طاہرہ تسنیم صاحبہ، مکرمہ ریحانہ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

☆ــــ مکرمہ صبیحہ نثار صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر تحریر کرتی ہیں کہ حسب پروگرام ۸ تا ۱۰ جولائی کوشاندار طریق پر ہفتہ قرآن مجید منایا گیا ساتوں حلقہ جات میں جلسے کئے گئے۔ جس میں بہنوں اور بچیوں کے علاوہ غیر از جماعت بہنوں اور بچیوں نے بذوق و شوق شرکت کی۔ ایک غیر احمدی بہن نے ۵/ روپے اشاعت قرآن میں ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ جلسہ میں کئی بہنوں اور بچیوں نے تلاوت قرآن مجید، نظم خوانی اور تقاریر میں حصہ لیا۔ آخری اجلاس مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کے اختتام پر حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی گئی۔

☆ــــ مکرم محمد الیاس صاحب لون قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور (کشمیر) تحریر کرتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۹-۷-۸۸ تا ۱۵-۷-۸۸ احمدیہ مسجد میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا ہر روز تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے علاوہ قرآن مجید کے متعلق مختلف پہلوؤں پر مقررین نے روشنی ڈالی اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوتے رہے۔

☆ــــ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تیماپور لکھتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ تیماپور کے تحت نہایت شاندار طریق پر مورخہ ۹-۷-۸۸ تا ۱۵-۷-۸۸ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ ہر روز تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے علاوہ قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات کے تحت تقاریر کی گئیں تیسرے روز خاکسار نے جملہ حاضرین کی چائے سے تواضع کی آخری روز تمام بہنوں میں شیرینی تقسیم کی گئی اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

☆ــــ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے قائد صاحب تحریر فرماتے

ہیں کہ مورخہ ۱۰ ر جولائی تا ۱۶ ر جولائی مسجد احمدیہ میں ہفتہ قرآن مجید بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ خدام، انصار اور اطفال بڑے ذوق و شوق سے شرکت فرماتے رہے۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد قرآن کریم کے فضائل و محاسن پر تقاریر ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دلوں میں اور غیروں میں قرآن کریم کی عظمت قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

★ــــ مکرمہ امۃ الرشید راشدہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سانڈھن تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ یکم جولائی و ۱۵ ر جولائی کو بعد نماز جمعہ مشن میں زیر صدارت مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد خاکسار اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ مورخہ ۲۲/۷/۸۸ کو بھی خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے بہنوں کو اپنی ذمہ داری صحیح رنگ میں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

مورخہ ۸/۷/۸۸ کو احمدیہ مشن میں مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب افسر اعلیٰ علاقہ راجستھان و یو۔پی نے مکرم ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ کی طرف سے ناظرہ پڑھنے والی سانڈھن کی ناصرات کو قرآن مجید تحفۃً دیئے۔ اس تقریب کے موقع پر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نائب افسر تعلیم و تربیت علاقہ ارتداد نے "شان قرآن" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بچیوں کو مبارک باد دی اور محنت و توجہ سے قرآن مجید پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ قرآن مجید کے نسخہ جات مکرمہ بشریٰ صاحبہ اور خاکسار نے بچیوں کو دیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

★ــــ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ حسب سابق امسال بھی مسجد احمدیہ بھاگلپور میں ہفتہ قرآن مجید پوری شان و احترام سے منایا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب قرآن مجید کے تعلق سے ایک تقریر ہوتی رہی۔ ان جلسوں میں قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کئے جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی عظمت دنیا میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

★ــــ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے مقامی پروگرام کے تحت مورخہ ۱۰ ر جولائی تا مورخہ ۱۷ ر جولائی ۱۹۸۸ء ہفتہ قرآن مجید منایا جس میں مختلف حلقہ جات کے خدام۔ اطفال۔ انصار شامل ہوئے۔ اور مختلف عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ اور اختتامی جلسہ کے دن مجلس سوال و جواب کا بھی پروگرام رکھا گیا۔ جس میں مختلف احباب جماعت و غیر از احباب جماعت نے مختلف پیرائے میں سوالات کئے جن کے مدلل جوابات دیئے گئے۔

★ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام مورخہ ۳۱ ر مئی ۱۹۸۸ء کو جلسہ یوم القرآن منایا گیا۔ اور قرآن مجید کے فضائل۔ جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام اور قرآن مجید کا ملخص۔ ان مختلف عنوانات پر تقاریر ہوئیں اور سیر کن بحث کی گئی۔ جس میں تمام احباب جماعت و خواتین بھی شامل ہوئے۔

★ــــ محترمہ ثروت پروین صاحبہ سیکرٹری لجنہ چڑچڑلہ تحریر فرماتی ہیں کہ جولائی ۱۹ تا ۱۰ کو لجنہ کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن کریم منایا گیا روزانہ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اجلاسات میں قرآن کریم کے فضائل و محاسن پر تقاریر ہوتی رہیں۔ اور دعا پر اجلاس برخاست ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے۔ آمین

★ــــ مکرم ملک محمد اقبال صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ امسال جماعت احمدیہ حیدرآباد نے مورخہ ۱۲

تا ۱۱ ر جولائی ۱۹۸۸ء ہفتہ قرآن مجید منایا۔ اور بڑے ہی شان و شوکت کے ساتھ یہ ہفتہ منایا گیا۔ اس میں قرآن مجید کے فضائل و خوبیوں پر مختلف احباب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت قرآن کی توفیق عطا فرمائے۔

★ــــ مکرم این کنجی صاحب پینگاڈی کیرلہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ امسال ہفتہ قرآن مجید کا بابرکت پروگرام پینگاڈی لوکل جماعت کے زیر اہتمام احمدیہ مسجد میں ۵ سے ۱۱ اگست تک کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروگرام کامیاب رہا۔ ہر روز بعد نماز عشاء مکرم مولانا محمد ابو الوفا صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت پروگرام انجام پاتا رہا۔ تلاوت و نظم کے بعد مختلف عنوانات پر تقاریر ہوتی رہیں۔

★ــــ مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ اڑیسہ لکھتے ہیں کہ یہاں ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ مکرم فہیم صاحب، مکرم ابرار صاحب، مکرم منعم صاحب اور مکرم مفضل صاحب، خاکسار محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ نے قرآن کریم کے سلسلہ میں مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ آخری دن کے اجلاس میں مستورات نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن کریم پر غور و فکر کرنے کی اور ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسوں کا انعقاد

★ــــ عثمان آباد سے محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ تحریر کرتی ہیں کہ ۲۷ رمضان المبارک کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ تیس کے قریب غیر از جماعت خواتین نے شرکت فرمائی بعض نے تقاریر میں بھی حصہ لیا۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

★ــــ یادگیر سے مکرمہ عطیہ عبد اللہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ ۱۲/۶/۸۸ کو حلقہ کالا چبوترہ بر مکان مکرم فاروق احمد صاحب، مکرمہ امۃ المتین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد چالیس جواہر پاروں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ بابرکت خصوصیات مع ترجمہ و تشریح پڑھ کر سنائی گئیں۔ نعت خوانی کے بعد مکرمہ عبیدہ بانو صاحبہ، خاکسار عطیہ عبد اللہ، مکرمہ صبیحہ نثار صاحبہ نائب صدر نے تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ اجلاس میں چالیس ممبرات لجنہ اور ۱۰ ناصرات نے اور ۱۲ غیر از جماعت خواتین نے شرکت فرمائی جملہ حاضرات کی چائے سے تواضع کی گئی۔

★ــــ بلاری (بھاگلپور) سے محترمہ حلیمہ طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تحریر فرماتی ہیں کہ ۳۱ ر مئی بعد نماز ظہر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شایان شان طور پر منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ درثمین سے نظم پڑھی گئی۔ بعدہٗ عزیزہ فوزیہ فرحانہ صاحبہ کوثر، مکرمہ ناصرہ شاہین صاحبہ، مکرمہ صبیحہ بیگم صاحبہ نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ عزیزہ شاہینہ پروین نے درثمین سے نظم پڑھی "شان خاتم النبیین" سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا گیا۔ عزیزہ نصرت جبین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک کے عنوان پر اور خاکسار نے حضور کی مکی اور مدنی زندگی کے حالات بیان کئے۔

★ــــ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ سکندرآباد و حلقہ فلک نما (حیدرآباد) نے مورخہ ۲۷/۶/۸۸ کو الودین بلڈنگ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ دونوں جگہ کی حاضری اسی فیصد تھی۔ لجنہ و ناصرات کی کل تعداد ۱۲۰ تھی۔ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ محترمہ عارفہ بیگم صاحبہ فلک نما کی تلاوت کے بعد ناصرات الاحمدیہ سکندرآباد نے حدیث نبوی پیش کی۔ محترمہ امۃ القدوس یاسمین صاحبہ سکندرآباد، طاہرہ افتخار فلک نما، صالحہ عتیقہ سکندرآباد، عظمت فرزانہ۔ آمنہ فاطمہ۔ منصورہ خانم۔ بدر النساء امیر، مبارکہ نصرت، فہمیدہ بیگم نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد عنوانات پر تقاریر کیں۔ دوران تقاریر نظمیں ہوئیں۔ آخر میں محترمہ اعظم النساء صاحبہ نے اپنے تبلیغی خطاب سے نوازا۔ جلسہ میں ایک غیر احمدی خاتون نے بھی شرکت کی تمام ممبرات کی جلسہ کے آخر میں چائے سے تواضع کی گئی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ضروری اعلان

نظارت امور عامہ قادیان کو قضاء کے ایک فیصلہ کی تنفیذ کے تعلق میں مکرم محمد رحمت اللہ صاحب ولد مکرم محمد نعمت اللہ صاحب چندا پوری (آندھرا پردیش) کا مکمل ایڈریس درکار ہے لہذا جس دوست کو معلوم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو براہ مہربانی نظارت ہذا میں ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

ناظر امور عامہ

ضروری اعلان بابت مشکوۃ جولائی اگست ۱۹۸۸ء

مشکوۃ کے شمارہ جولائی اگست ۸۸ ۱۹ء میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا چیلنج مباہلہ شائع کیا گیا ہے مشکوۃ کے ایک شمارہ کی قیمت 50-3 ہے۔ لیکن تبلیغی نکتہ نظر سے اس کی قیمت صرف دو روپے رکھی گئی ہے۔ جو احباب اس شمارہ کو خرید کر اپنے زیر تبلیغ افراد میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں وہ دفتر مینیجر مشکوۃ سے خط و کتابت کریں۔

مینیجر مشکوۃ قادیان

دعائے مغفرت

(۱) :- مکرم محمد انعام صاحب ذاکر قادیان تحریر کرتے ہیں کہ افسوس! خاکسار کی ہمشیرہ جان محترمہ اختری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم انوار محمد صاحب نرائٹھ (یوپی) بعمر ساٹھ سال مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۳۱/۸/۸۸ کو بوقت پونے چار بجے شام بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
مرحومہ نیک، صالحہ، پابند صوم و صلوٰۃ، دعا گو، غریب پرور اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ قارئین بدر سے مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(۲) :- محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے درویش قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ کالیکٹ کے ایک مخلص بزرگ محترم مڈاکرا ابوبکر صاحب ۲۹ جولائی کو بعمر قریباً اسی سال وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم محترم فخر الدین صاحب مالاباری درویش کے ہمزلف تھے اور نیک بزرگ تھے۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) :- خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم برادرم ظفر احمد صاحب احمدی گلبرگہ نے MIMI RUBBER INDUSTRIES. کے نام سے ایک نئی ربڑ فیکٹری شروع کی ہے۔ جس کا افتتاح ۱۱ر اگست کو ہوا ہے۔ عزیزم اس نئے کاروبار میں برکت و ترقی نیز مشکلات کے ازالہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (۲) :- عزیزم برادرم عارف احمد شاذ حبیبی کو اپنے کاروبار میں برکت و ترقی کے لئے نیز چھوٹے بھائی عزیزم محمد عاصف صاحب حبیبی کو کامل و عاجل صحت پا لینے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ عزیز نے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

رشتہ ناطہ

مکرم گیانی عبداللطیف صاحب کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے لٹریچر، رشتہ ناطہ اور اشاعت فنڈ، نشر و اشاعت کے چندہ، یاتی ڈسٹری بیوشن کے لئے جماعت ہائے اڑیسہ و بہار کی جماعتوں میں دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ عہدیداران صاحبان و عہدیداران جماعت ان سے پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۲-۹-۸۸	بھونیشور	۲۲-۱۰-۸۸	۱	۲۳-۱۰-۸۸
بھدرک، تاراکوٹ	۱۴-۹-۸۸	۳	۱۷	موسلی بنی مائنز	۲۳	۴	۲۷
				مہوبھنڈار	۲۷	۱	۲۸
سورو، ہلدی پدا	۱۷	۳	۲۰	جمشید پور	۲۸	۳	۳۱
کٹک	۲۰	۲	۲۲	روڑکیلہ	۳۱	۲	۲-۱۱-۸۸
کرڈاپلی	۲۲	۳	۲۵	کلکتہ	۲-۱۱-۸۸	۶	۸
پینکال	۲۵	۳	۲۸	بھاگلپور	۸	۳	۱۱
کوٹھ پٹیہ	۲۸	۱	۲۹	برہ پورہ	۱۱	۲	۱۳
ارکھ پٹنہ	۲۹	۱	۳۰	خانپور ملکی	۱۳	۳	۱۶
تالبر کوٹ	۳۰	۱	۱-۱۰-۸۸	بلاڑی	۱۶	۱	۱۷
غنیہ پاڑہ	۱-۱۰-۸۸	۱	۲	مونگھیر	۱۷	۲	۱۹
چہردوار	۲	۱	۳	بھاگلپور	۱۹	۱	۲۰
کٹک	۳	۲	۵	پاکوڑ	۲۰	۱	۲۱
سونگھڑہ	۵	۳	۸	پٹنہ	۲۱	۲	۲۳
کیندرہ پاڑہ	۸	۲	۱۰	موتی ہاری	۲۳	۱	۲۴
سرو، پانگا کوڑا	۱۰	۱	۱۱	بشارت پور، سیوان	۲۴	۱	۲۵
کٹک	۱۱	۱	۱۲				
بھونیشور	۱۲	۳	۱۵	پٹنہ	۲۵	۱	۲۶
خوردہ کیرنگ	۱۵	۵	۲۰	اروول	۲۶	۱	۲۷
رنگاڈیا	۲۰	۱	۲۱	آرہ	۲۷	۲	۲۹
مانیکا گوڑہ	۲۱	۱	۲۲	قادیان	۱-۱۲-۸۸	-	-

اعلان نکاح

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ نفیسہ خاتون بنت مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب مرحوم مدینہ میدان برو بھدرک اڑیسہ کا نکاح ہمراہ مکرم کفاض الدین خان صاحب ولد مکرم کالو خان صاحب ساکن کیجھوں کھونتا ضلع بالاسور اڑیسہ مبلغ دس ہزار ایک صد ایک روپیہ (۱۰۱۰۱/- روپے) حق مہر پر مکرم مولانا سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے پڑھایا۔ اسی دن تقریب رخصتی بھی عمل میں آئی۔ دوسرے دن مکرم کالو خان صاحب نے دعوت ولیمہ دی۔ اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۲۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کر رہا ہوں۔ قارئین بدر سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ (آمین)

خاکسار۔ شیخ محمد یونس احمدی بھدرک

زلزلہ بہار و نیپال

محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کی تار اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ کی چٹھی سے معلوم ہوا ہے کہ بھاگلپور اور اس کے مضافات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جملہ احمدی احباب بخیریت و عافیت ہیں البتہ مونگھیر میں دو احمدی احباب کے مکانات کو کچھ نقصان پہنچا ہے ایک احمدی کو زلزلہ کی وجہ سے معمولی چوٹیں آگئی ہیں جانیں سب کی محفوظ رہیں۔ الحمد للہ۔ نیپال سے ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اطلاعاً تحریر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان آفات سے سب کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ (ادارہ)

مشہودات

جنرل ضیاء الحق کے انجام کے متعلق

روزنامہ جنگ لاہور کا حقیقت افروز اقتباس

آج سے پانچ سال قبل

"پاکستان میں پہلی مرتبہ جناب دولتانہ نے قادیانی مسئلہ کو اٹھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بعد آج تک وہ اقتدار کی کرسی سے محروم رہے۔ پھر جناب ایوب خان نے اپنے اقتدار کے ڈوبتے ہوئے دور میں اسی مسئلہ کا سہارا لینا چاہا۔ انہوں نے اپنے بارہ میں مرزائیت سے برئیت کے بیانات اخبارات اور ریڈیو پر نشر کئے صدر کے ایماء پر اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان امیر محمد خان نے مرزا غلام احمد قادیانی کی اہم کتاب کو ضبط کیا۔ مگر یہ ان کے متزلزل اقتدار کو طول نہ دے سکا۔ بلکہ رسوا ہو کر اقتدار سے علیحدہ ہوئے۔ پھر بھٹو جن کی پارٹی اور حکومت بذات خود مرزائیوں کی امداد اور اعانت سے برسر اقتدار آئی تھی نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ اور ڈوبتے ہوئے اقتدار کو سنبھالا اور طول دینے کے لئے اپنی محسن مرزائی جماعت کی گردن پر وار کیا۔ اور ایسا وار کہ ۹۰ سالہ مسئلہ حل کر ڈالا۔ بھٹو کا خیال تھا کہ اسی مسئلہ کو حل کرنے کے بعد اب انہوں نے پاکستانی عوام کے دل جیت لئے ہیں اور اب وہ تاحیات پاکستان کے وزیر اعظم رہیں گے۔ لیکن ان کا یہ خیال شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ اب صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے مرزائیت سے برئیت کا اعلان واشگاف الفاظ میں کیا ہے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرنے کا عہد کیا ہے۔ لیکن ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے دل کانپ جاتا ہے کیونکہ ماضی میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جنہوں نے بھی قادیانی مسئلہ کو اٹھایا یا چھیڑا وہ اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کے پس پردہ کون سے عوامل یا غیبی طاقت کارفرما ہے وہ پوری قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۳ دسمبر ۱۹۸۳ء)

انجام

نئی دہلی ۔ ۱۹ اگست (ریڈیو رپورٹ) بی بی سی کے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان اس وقت نازک دور پر کھڑا ہے صدر ضیاء الحق کے تقریباً تمام دست راست فوجی جرنیل ان کے ساتھ ہی ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب جنرل اسلم بیگ کو بری فوج کا سربراہ بنایا گیا ہے۔ لیکن ان کی تقرری سے فوج میں بے اطمینانی پیدا ہو گئی ہے۔ پنجابی جرنیل ان کی تقرری سے ناخوش ہیں کیونکہ فوج میں پنجابیوں کا غلبہ ہے اور جنرل اسلم بیگ باہر کے ہیں پنجابی جرنیل ان کے ماتحت کام کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ ایسی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں کہ غیر فوجی افسران نے آپس میں ہنگامی صلاح مشورے شروع کر دیئے ہیں وہ چند روز تک جنرل اسلم بیگ کے کام کاج کو دیکھنے کے بعد اگلا قدم اٹھائیں گے۔"

(روزنامہ ہند سماچار ۲۰ اگست ۱۹۸۸ء)

ہم ادارہ کی طرف سے ان رشتوں کے جانبین کے لئے باعث برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

ولادت

مورخہ ۲۳/۸/۸۸ کو اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "مادیہ شاہین" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم گورداسپور کی پوتی اور مکرم ولی محمد بٹ صاحب رشی نگر کی نواسی ہے۔ زچہ بچہ کی صحت وسلامتی اور بچی کے نیک صالحہ و خادمہ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ۔ انعام الحق قریشی)

پروگرام دورہ مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی انسپکٹر وقف جدید

(برائے صوبہ جموں کشمیر)

مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی انسپکٹر وقف جدید وصولی چندہ وقف جدید و تشخیص بجٹ کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف سے تعاون فرمائیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۳۰/۸/۸۸	نوبزہٹی	۱۸/۹/۸۸	۱	۱۹/۹/۸۸
جموں	۳۰/۸/۸۸	۱	۳۱/۸/۸۸	آسنور	۱۹	۲	۲۱
بھدرواہ	۳۱	۳	۳/۹/۸۸	کوریل	۲۱	۱	۲۲
ڈوڈہ رامبن	۳/۹/۸۸	۱	۴	رشی نگر	۲۲	۲	۲۴
سرینگر	۴	۳	۷	ماندوجن	۲۴	[illegible]	۲۵
یاری پورہ	۷	۱	۸	گاگرن	۲۵	۱	۲۶
اسلام آباد	۸	۱	۹	صوفین ناسن	۲۶	۱	۲۷
بیج بہاڑہ	۹	۱	۱۰	مانلو	۲۷	۱	۲۸
اندورہ	۱۰	۱	۱۱	مہنڈہ واڑ	۲۸	۱	۲۹
ناصر آباد	۱۱	۳	۱۳	اوڑنہ نگام	۲۹	۱	۳۰
شورت	۱۳	۱	۱۴	ترکپورہ	۳۰	۱	۱/۱۰/۸۸
یاری پورہ کانجی پورہ	۱۴	۳	۱۷	سرینگر	۱	۴	۵
چک ایمرچ	۱۷	۱	۱۸	قادیان	۷/۱۰/۸۸	-	-

اعلانات نکاح ۔ تقاریب شادی و رخصتانہ

☆ مورخہ ۷/۸/۸۸ کو نہرو بلڈنگ شموگہ میں خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ظفر احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد امام صاحب مرحوم آف شموگہ کا نکاح مکرمہ سیدہ ناجرہ منصور صاحبہ بنت مکرم سید مدار صاحب مرحوم آف شموگہ کے ساتھ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ چنتہ کنٹہ نے پڑھا اسی دن تقریب شادی و رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ ۹/۸/۸۸ کو بعد نماز مغرب نہرو بلڈنگ میں ہی دعوت ولیمہ مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ غیر احمدی و غیر مسلم دوست واحباب شریک ہوئے (منور الہدیٰ قادیان)

☆ مورخہ ۹/۸/۸۸ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی ہمشیرہ امتہ البصیر صاحبہ جن کا نکاح قبل ازیں مورخہ ۲۵/۸/۸۸ کو قادیان میں مکرم منور الہدیٰ صاحب کے ساتھ ہو چکا تھا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ چنتہ کنٹہ نے موقعہ کی مناسبت سے مختصر تقریر کے بعد دعا کروائی۔ مکرم منور الہدیٰ صاحب نے اپنی شادی کی خوشی میں مبلغ /۲۰ روپے امانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ۔

(منصور احمد شموگہ)

☆ ۔ مورخہ ۱۱/۸/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم نثار احمد صاحب ولد مکرم غلام محمد صاحب ڈار کاٹھ پورہ تحصیل کولگام کشمیر کا نکاح عزیزہ روبینہ شاہین سلمہا بنت مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر قادیان کے ساتھ مبلغ /۱۵۰۰۰ روپے حق مہر پڑھا ایجاب وقبول کے بعد دعا کرائی دلہا کی گلپوشی اور تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد تقریب شادی کے موقعہ پر بھی دعا ہوئی بعد ازاں بارات مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش کے مکان پر روانہ ہوئی۔ جہاں ان کی بیٹی کی تقریب رخصتانہ پر دعا ہوئی۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب نیاز نے اپنے بھائی کی شادی کی خوشی میں مبلغ ۲۵ روپے امانت بدر اور /۲۵ روپے شکرانہ فنڈ میں

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۸ / ۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ نے خاکسار کے بیٹے عزیز داؤد احمد صاحب ابن مکرم خلیل الرحمٰن صاحب بانی مرحوم قادیان) کا نکاح عزیزہ نصرت جہاں سلمہا اللہ بنت مکرم نواب خان صاحب آف ایٹہ (یوپی) کے ساتھ مبلغ ۔/۶۰۰۰ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ ایجاب و قبول کے بعد دعا کرائی۔ اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شریف النساء اہلیہ مکرم خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم قادیان)

مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

۱۔ مورخہ ۳ جون ۸۸ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ماریشس میں مکرم محترم مولانا سید حسین احمد صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ ماریشس نے میری بیٹی عزیزہ نعیمہ مرزا کا نکاح عزیز بشارت احمد علی بخش ابن حسن علی بخش مرحوم آف ماریشس کے ساتھ سات ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ (عزیزہ نعیمہ مرزا حضرت مرزا برکت علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہے)۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ میرا لڑکا عزیزم مرزا مبارک احمد اپنا کاروبار شروع کرنے کی کوشش میں ہے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے بہتر اور بابرکت رزق عطا فرمائے (آمین)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE:- 275475 | RESI:- 273903 | CALCUTTA-700073

AUTHORISED DISTRIBUTORS　AUTHORISED DEALERS
JOBBERS
AMBASSADOR

تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبر:۔ 28-5222 / 28-1652

ہر قسم کی گاڑیوں پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں

AUTO TRADERS,
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001-

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہر ترقی آواز دیتا ہے ہمیں ۔۔۔ جس کو فطرت نیک ہے آ بیگا وہ انجام کار

راجوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT
PLOT NO. 6 GROUND FLOORE OLD.
- CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY- 400099
PHONE { OFFICE:- 6348179
RESI:- 629839

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA　PHONE - 279203
CARDBOARD BOX MFG - CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15-PRINCEP STREET CALCUTTA-700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد ۔ کراچی
فون نمبر ۔ ۶۲۹۴۴۶

"تم بر اور تقویٰ پر تعاون کرو اثم اور عدوان پر تعاون نہ کرو۔"
(ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

AUTOWINGS,
15, SANTHOME HIGHROAD
MADRAS, 600004
PHONE { 74360
74350

آٹو ونگس

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ ڈیجیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر: ۔294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READY MADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR BHADRAK DIST. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"۔ (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس | گڈلک الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر) | انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!"

(کشتی نوح)

پیشکش:- ROYAL AGENCY

PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE 670001 PHONE NO- 4493

HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA) PHONE NO — 12.

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SAIRA Traders,

WHOLE SAIL & DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS

SHOE MARKET

NAYAPUL. HYDERABAD — 500002.

PHONE NO — 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۲۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ:-

نمبر ۲۲/۲۲/۱۷ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون نمبر ۴۲۹۱۱

"عنقریب وہ دن آنے والا ہے کہ یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے"

(کشتی نوح)

NIR ®

CALCUTTA-73

پیش کرتے ہیں:- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!